Posted On Kitab Nagri

ہمنواہ میرے

میناحل مختار

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وانیہ نے مسکارے کی دوسری لئیر لگا کر برش نیچے رکھا تھا۔ ہلکے گلابی رنگ کے شرارے اور ساتھ ہم رنگ کام والی کرتی پر دوپٹہ لیے وہ اپنے نکاح کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ ہر لڑکی کی طرح وہ بھی اپنے نکاح کے لیے ایکسائیٹڈ ہونا چاہتی تھی، لیکن وہ چاہ کر بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔ اسکا ڈر، اسکا خوف، اسکا غصہ ہر چیز پر حاوی تھا۔

اس نے میک اپ کو فائنل ٹچ دی تھی۔ ڈوپٹے کو سر پر اچھی طرح سے پن اپ کیا تھا۔ وہ سکارف لیتی تھی اور چونکہ آج سکارف نہ تھا تو ڈوپٹے کو ہی تھوڑا آگے کر کے اور پھیلا کر لیا تھا تاکہ پردہ برقرار رہے۔

اسے کمرے کی طرف قدموں کی آنے آواز آئی تھی۔ پتہ تھا کہ اسے بلانے آ رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور کوئی اگر اس وقت بھی کہہ دیتا کہ وانیہ قریشی تمہیں یہ نکاح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، تو وہ ایک سیکنڈ کی دیری کے بغیر انکار کر دیتی۔ لیکن ایسا ممکن تھوڑی تھا۔

"وانیہ نیچے سب بلا رہے ہیں۔" یہ اسکی بڑی بہن مائرآپی تھیں۔ وانیہ نے پہلے تو بے بسی سے مائرہ آپی کی طرف دیکھا تھا۔ لیکن انہوں نے کندھے اچکا دیے تھے۔ "میں کچھ نہیں کر سکتی۔"

اس نے بیزاری سے منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔ اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ "چلیں، میں تیار ہوں۔" ہتھیار ڈال دیے گئے تھے۔ باہر اسکی چند کزنز اور دوستیں ڈوپٹہ لے کر کھڑی تھیں۔ وہ خاموشی سے ڈوپٹے کے نیچے جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اسے سات دن پہلے کا وقت آیا تھا جب کوئی فرحان انصاری نامی شخص اسکی زندگی میں نہ تھا۔

وہ آفس سے آکر لیٹی ہوئی تھی کہ اسکی امی اسکے کمرے میں آئی تھیں۔ ادھر ادھر کی چند باتیں کر کے انہوں نے کہا تھا۔ "بیٹا یاد ہے ہم آپکے ابو کے باس کے بیٹے کی شادی میں گئے تھے۔ وہاں انصاری صاحب سے ملے تھے۔"

"جی امی یاد ہیں، بڑے پیار سے ملے تھے انکل میرے سے۔"

"ہاں وہی۔ انہوں نے اپنے بیٹے فرحان کے لیے آپکا رشتہ بھیجا ہے۔"

"واٹ؟" وانیہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بیٹا۔ کل وہ لوگ کھانے پر آئیں گے۔ تقریباً آپکے باباہاں کہہ چکے ہیں۔ بس یہ فارمیلٹی ہے۔"

"امی ہاں کہہ چکے ہیں، کیا مطلب؟ نہ میرے سے پوچھا نہ مجھے بتایا اور ہاں کہہ دی۔" اسکی آواز تیز ہوئی تھی۔ اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اسکی بات ایسے پکی ہو گی۔

"ہاں بیٹا میں اور آپکے بابا ملے تھے شادی پر اسے۔ اچھا تمیز دار بچہ ہے۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اس رشتے پر۔"

اور کوئی بھی اور لڑکی ہوتی اسکی جگہ تو وہ بہت خوش ہوتی۔ ایک مڈل گھرانے میں ہو کر ہائی کلاس میں رشتہ ہونا کسی بھی لڑکی کے لیے خوشی کی بات ہو گی۔ لیکن وہ کوئی بھی لڑکی نہیں تھی۔

"آپ لوگوں کو اعتراض نہیں ہے، لیکن مجھے تو ہے۔ نہ میں لڑکے کو جانتی ہوں، نہ وہ لوگ مجھے جانتے ہیں۔ وہ ہائی کلاس کے لوگ ہیں۔ ان کا لائف سٹائل ہم سے مختلف ہے۔ ان کی سوچ ہم سے مختلف ہے۔ امی آپ لوگ یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔ میں نے ایسی زندگی کا خواب کبھی نہیں دیکھا تھا۔"

"بیٹا وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن انصاری صاحب آپکے باباکے باس کے بہت اچھے دوست ہیں۔ انہوں نے خود آپکے باباسے بات کی ہے۔ آپکے باباکے باس نے بھی بات کی ہے۔ اس لیے ایسے منع نہیں کیا جا سکتا۔ اچھے شریف لوگ ہیں، اپنا بزنس ہے، لڑکا سیٹلڈ ہے، جاننے والے ہیں۔ کس جواز پر منع کریں۔ انصاری صاحب ملیں ہوئے ہیں آپ سے۔ کچھ سوچ کر ہی انہوں نے بھی رشتہ مانگا ہو گا۔"

Posted On Kitab Nagri

امی نے اسکی ساری باتیں ایک کان سے سن کر دوسری سے نکال دی تھیں۔

اگلے دن فرحان کی پوری فیملی کا ڈنر تھا۔انصاری صاحب،انکی بیگم،ان کا بڑا بیٹا اور اسکی بیوی،انکی بیٹی اور فرحان۔ان سب کا اپنا اپنا سحر تھا،سب کی ایسی شخصیت تھی کہ کوئی بھی انکے رعب میں آجائے۔تینوں عورتوں میں سے کسی ایک نے بھی ڈوپٹہ نہیں لیا ہوا تھا۔اور پھر ایک وہ آئی تھی،اپنے سکارف اور ساتھ ایک اور ڈھائی گز کا ڈوپٹہ لیے۔وہ بمشکل پانچ منٹ ہی انکے ساتھ بیٹھی تھی کہ اسے اس ماحول سے گھٹن ہونے لگ گئی تھی اور وہ اٹھ کر کمرے میں آگئی تھی۔انصاری صاحب کے علاوہ سب کا رویہ اسے یہ باور کروانے کے لیے کافی تھا کو وہ اس شادی سے خوش نہیں ہیں۔اور وہ جو اس شادی سے پہلے ہی ڈری ہوئی تھی،مزید مخالف ہو گئی تھی۔اس نے دوبارہ امی سے بات کی تھی۔لیکن انہیں اسکے سارے اختلافات بے بنیاد لگے تھے۔

"امی وہ لوگ بہت امیر ہیں۔"

"تو اچھا ہے نہ،زندگی میں کبھی پیسوں کی کمی نہیں ہو گی۔"ایک دفعہ پھر اسکے اعتراض کو رد کر دیا گیا تھا۔یہ رشتے صرف پیسہ اور سٹیٹس دیکھ کر کیوں ہوتے ہیں۔بڑا گھر،مہنگی گاڑی،پیسہ،کیا یہ چیزیں کبھی خوشیوں کی ضمانت ہو سکتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مائرہ آپی سے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی۔وہ کسی کام سے اس کے کمرے میں آئی تھیں اور وہ انہیں بولنے کا موقع دیے بغیر پھٹ پڑی تھی۔

"میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔آپ جا کر امی ابو سے بات کریں۔"اس نے دوٹوک فیصلہ سنایا تھا۔

"اچھا اور میں کیا کہوں گی، مجھے کیا اعتراض ہے؟"وہ جس کام سے آئی تھیں، اسے بھول کر آرام سے بیٹھ گئی تھیں۔

"یہی کہ ہماری فیملیز کی سوچ ایک جیسی نہیں ہے، ہمارے سٹیٹس میں بہت فرق ہے۔اسکی امی اور بہن کو یہ رشتہ پسند نہیں ہے۔آپی آپ کو تو پتہ ہے مجھے ہائی کلاس سے کتنی چڑ ہے۔"اس نے التجائیہ کہا تھا۔
"ایک دو بار میں نے اٹینڈ کیے ہیں ان کے فنکشن۔ عجیب بے مقصد لوگ، بس پارٹیز، میک اپ، فیشن اور عیش۔"وہ غصے میں بولی جا رہی تھی اور ساتھ جلے پیر کی بلی بنے کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی۔
"آپ ان کی شادی پر نہیں گئی تھی نہ ورنہ دیکھتی وہاں کتنا کھلا ماحول تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند منٹ وہ مزید ٹہلتی رہی تھی پھر آپی کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی تھی۔"آپی میں وہاں شادی نہیں کر سکتی بس۔"وہ جتنا اس بارے میں سوچتی تھی اتنا اسکا دماغ پھٹنے لگتا تھا۔اور مائرہ آپی جو اس سب کو ہر لڑکی کا شادی سے پہلے ہونے والا ریکشن سمجھ رہی تھی، وہ اس سب سے خوب محظوظ ہو رہی تھی۔

"ویسے وہ بندہ ہے بہت ہینڈسم۔"مائرہ آپی نے اسے چھیڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ جو اسکی تعریفیں سن سن کر اک چکی تھی، اس بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"تو کیا کروں میں اسکے حسن کا اگر ہماری سوچ ہی نہ ملتی ہو۔ اتنا ہی اچھا لگ رہا ہے نہ، تو آپ کر لیں اسے شادی۔ لگاتی ہوں میں نعمان بھائی کو آپکی شکایت۔" وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی تھی۔

مائرہ آپی نے جاندار قہقہ لگایا تھا۔ "میری شادی نہ ہوئی ہوتی تو میں کر بھی لیتی۔"

"آپی آپ لوگ میری بات سمجھ کیوں نہیں رہے۔" اس کا غصہ اب اکتاہٹ میں بدل گیا تھا۔ آواز بھی رندھ گئی تھی۔ "میں نے زندگی میں کبھی کوئی بہت اونچے خواب نہیں دیکھے تھے، بس چھوٹا سا گھر، ضرورت کے مطابق پیسہ، محبت اور عزت دینے والے لوگ۔ کیا میں نے کچھ زیادہ مانگ لیا ہے۔"

"بس کر دو وانیہ۔ اتنا کیا سوچی جا رہی ہو۔ میرے بھی سر میں درد کر دیا ہے۔ بیٹھ جاو سکون سے اب۔" انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔ "شادی سے پہلے ہر لڑکی کے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں۔ ایسے ہی ڈر لگتا ہے۔ اور یہ سب اعتراضات کوئی اتنے بڑے مسلے نہیں ہیں اور فرحان اصل میں اچھا لڑکا ہے۔ ابھی اسی سے فون پر بات ہو رہی تھی۔ یہی بتانے آئی تھی۔" اور دونوں اس بات سے بے خبر تھیں کہ مائرہ آپی کے ہاتھ میں جو فون تھا اس پر وہ فرحان کی کال کاٹنا بھول گئی تھیں اور دوسری طرف فرحان ساری باتیں سن چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آخری کوشش میں اس نے اپنے ابو سے بات کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن اگر والدین غصے سے کوئی حکم صاور کریں تو اولاد بغاوت کر لیتی ہے لیکن اگر وہ پیار سے اعتماد میں لے کر کوئی فیصلہ کریں، تو وانیہ جیسی اولاد گھٹنے ٹیک دیتی ہے۔

اسی جمعے کے دن اس کا نکاح طے کیا گیا تھا۔ اور اس کے مہینے بعد شادی۔ انصاری صاحب کو ایک بزنس ٹرپ پر جانا تھا تو سب کچھ جلدی جلدی طے کیا گیا تھا۔ وہ ہفتہ شاپنگ اور تیاریوں میں نکل گیا تھا۔ وہ بس بولتی رہ گئی تھی اور کچھ نہ ہو سکا تھا۔ اور آج وہ گلابی جوڑے پہنے اپنے نکاح کے لیے جا رہی تھی۔

آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتے اسکی ٹانگیں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ پیچھے کون سا گانا چل رہا ہے، ڈوپٹہ صحیح سے پکڑا ہوا ہے یا نہیں، کون آیا ہوا ہے کون نہیں، اسے اس سب سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ وہ بس کسی روبوٹ کی طرح سیڑھیاں اتر کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے سامنے پھولوں کی چادر نما ایک دیوار رکھی گئی تھی اور اس کے پار فرحان بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن وہ نظر تک نہ اٹھا سکی تھی۔ قاضی صاحب اس سے پوچھ رہے تھے قبول ہے؟ اور اگر وہ ابھی انکار کر دے تو؟ اس نے ایک نظر اپنے والدین کو دیکھا تھا اور وہ ایسا نہ کر سکی تھی۔

"قبول ہے۔" ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف کا نکاح پڑھوایا گیا تھا۔ سب ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے۔ پھولوں کی دیوار ہٹائی گئی تھی۔ دونوں کو ایک ساتھ بٹھا گیا تھا۔ وہ پھر بھی نظر نہ اٹھا سکی تھی۔

فرحان کوئی کال کرنے گیراج میں گیا تھا۔ وانیہ کی امی نے اسے بھیجا تھا کہ فرحان کو کھانے کے لیے بلا لاو۔ وہ خاموشی سے اٹھی تھی۔ دل کے کسی کونے میں سوئے ہوئے جذبات بھی جاگے تھے۔ وہ دروازہ تک ہی پہنچی تھی کہ اسے فرحان کی آواز سنائی دی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ بابا کو اس میں کیا پسند آیا ہے۔ ایک شادی پر ملے تھے اور آ کر کہتے ہیں کہ تم نے اسی سے شادی کرنی ہے۔ مجھے پیار محبت کا کونسپٹ زیادہ سمجھ نہیں میں آتا اور شادی میں مجھے کوئی انٹرسڈ نہیں۔ تو بس بابا نے کہا اور میں نے کرلی۔" اور وہ دیوار کا سہارا لیے کھڑی سب سن رہی تھی۔ اس کی ساری حسیات سن ہو چکی تھیں۔

"تمہاری بھابھی۔" اور وہ ہنسا تھا۔ "بڑی عجیب سی تھی یار، اپنے سے تو بڑا ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔ شاید کالج بھی نہیں گئی، بلکل میرے ٹائپ کی نہیں ہے۔ لیکن بابا بھی نا۔ اف۔" اور شاید وہ کچھ اور بھی بول رہا تھا، لیکن وانیہ کی سننے کی صلاحیت اب جواب دے چکی تھی۔ سر پر پہاڑ گرنا کسے کہتے ہیں کوئی وانیہ سے پوچھے۔ کھڑے کھڑے زمین میں گڑنا کسے کہتے ہیں کوئی وانیہ سے پوچھے۔ اور وہ ابھی اس شخص کے ساتھ نکاح کے رشتے میں جڑ کر آئی تھی۔ کاش وہ یہ سب پہلے سن لیتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگلا مہینہ بھی شادی کی تیاریوں میں کہاں گیا تھا، کچھ پتہ نہیں چلا۔ اسکی ہر کوشش رائیگاں گئی تھی۔ وہ بس کسی روبوٹ کی طرح سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ اسکی اپنی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جب دل میں جذبات نہ ہوں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کا کام بس اتنا ہوتا کہ پارلر جا کر تیار ہوتی تھی اور پھر اگلے دو تین گھنٹے سٹیج پر ایک آرٹیفیشل مسکراہٹ سجا کر بیٹھ جاتی تھی۔ اب تو اپنی قسمت پر رو رو کر بھی تھک چکی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اور آخر کار وہ دلہن بنی فرحان کے محل نما گھر کے ایک اعلیٰ شان کمرے میں موجود تھی۔ دل کسی بھی جذبے، کسی بھی خیال سے عاری تھا۔ وحشت ہو رہی تھی اسے سب سے۔

چند لمحوں کے بعد فرحان کمرے میں آیا تھا۔ وانیہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ ایک دفعہ پھر اسے سب یاد آیا تھا۔ وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا۔ اسے منہ دیکھائی میں ہیرے کی انگوٹھی دی تھی۔ چند رسمی باتیں کی تھیں۔

بہت اچھی لگ رہی ہو۔" اس نے کہا تھا۔ اور وانیہ نے ایک پل کے لیے سوچا تھا کہ کیا وہ اسے بتا دے کہ اسے سب پتہ ہے کہ یہ شادی اسکی مرضی سے نہیں ہوئی تو ان سب فارمیلٹیز کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس نے اس خیال کو جھٹک دیا تھا۔

چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی تھی۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے فرحان نے کہا تھا۔ "مجھے پتا ہے یہ شادی آپکی مرضی سے نہیں ہوئی۔" وانیہ کو حیرت ہوئی تھی۔ "اس کو کیسے پتا چلا۔"

Posted On Kitab Nagri

"آپ یہی سوچ رہی ہونگی کہ مجھے کیسے پتا چلا؟"اس نے ایک سوالیہ نظر سے وانیہ کو دیکھا تھا۔"جب آپ اپنی بہن کو بتا رہی تھی کہ آپ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔اور بھی کافی کچھ بولا تھا آپ نے۔"اس نے شرارت سے وانیہ کی طرف دیکھا تھا۔"میں نے کسی کام سے آپکی بہن کو کال کی تھی اور وہ شاید کاٹنا بھول گئی تھی۔آپ دونوں کو شاید پتہ نہیں تھا میں اس وقت کال پر تھا اور سب سن رہا تھا۔

وانیہ کو وہ دن اچھے سے یاد تھا۔اسے اس وقت کیا محسوس ہوا تھا،وہ کبھی نہیں سمجھ سکی تھی۔غصہ، افسوس یا شرمندگی۔کوئی ایک جذبہ تھوڑی محسوس ہوا تھا اسے اس وقت۔

"تو پھر بھی آپ نے میرے سے شادی کیوں کی؟"اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔"مجھے پتا ہے کہ آپ بھی میرے سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔میں نے نکاح کے بعد آپ کی اور آپکے دوست کی باتیں سن لی تھی۔لیکن اس وقت تک نکاح ہو چکا تھا ورنہ میں انکار کر دیتی۔نہ کرتے آپ میرے سے شادی اگر اتنا مسلہ تھا۔"

اور فرحان کو بھی وہ کال یاد تھی۔اس نے ایک گہری سانس لی تھی۔یعنی دونوں کو ایک دوسرے کے جذبات کا علم تھا اور اسکے باوجود دونوں ایک معتبر اور پاکیزہ رشتے میں بندھ کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔

"بابا کی ضد تھی۔"فرحان نے سامنے دیوار کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو؟" اسکا پارہ چڑھا تھا۔ ایک باپ کی ضد کے پیچھے اس نے اسکی زندگی تباہ کردی تھی۔ "آپ صاف انکار کردیتے۔"

"اتنا آسان نہیں تھا۔"

"اتنا آسان نہیں تھا، کیا مطلب؟ میرے سے شادی کرنا آسان تھا؟ میری زندگی تباہ کرنا آسان تھا؟" اسکا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا۔ اسکا دل کیا تھا، اسکی ان باتوں پر اپنا سر دیوار میں مار دے۔

"بابا نے شرط رکھی تھی، اگر مجھے کمپنی میں شیرز چاہیے تو مجھے آپ سے شادی کرنی ہوگی۔"""

تو اسکی زندگی کا سودا چند شیرز کے عوض ہوا تھا۔ اسے لگا تھا دنیا اسکے سامنے گھوم رہی تجی۔ فرحان کو وہ شادی کے لیے پسند نہیں تھی، یہ اور بات تھی۔ مگر اسکا نکاح ایک ڈیل کے لیے کیا گیا تھا، یہ بات اسکو ہلا کر رکھ دینے کے لیے کافی تھی۔

"تو آپ انکار کردیتے۔ کوئی اور راہستہ نکال لیتے۔ لیکن نہیں آپ نے سب سے آسان راہستہ چنا تھا کہ بس شادی ہی تو کرنی ہے۔ اور میری زندگی کا کیا۔" وہ اس پر پھٹ پڑی تھی۔ آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر چکی تھیں۔

"یاد کرو تم بھی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔" اب وہ اس کی طرف موڑا تھا۔ تو یوں کا رخ اب اس کی طرف تھا۔ "تم بھی اتو نکار کرسکتی تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

اگلا آدھا گھنٹہ دونوں اسی طرح لڑتے رہے تھے۔ آخرکار وانیہ بیڈ سے اٹھی تھی کہ کم از کم جو لاکھوں کا عذاب اس نے پہنا ہوا تھا اس سے تو چھٹکارا حاصل کرے۔ باتھ روم کا دروازہ بند کرتے ساتھ ہی وہ بھی زمین پر ڈھ گئی تھی، بلکل ویسے جیسے اسکا خوابوں کا محل بننے سے پہلے ہی زمین بوس ہوا تھا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ حالات کا اچھے سے جائزہ لے کر اٹھی تھی۔ ہلکی شلوار قمیض پہنی تھی، لاکھوں کا میک اپ بھی پانی میں بہایا تھا، بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا باندھے، وہ باہر نکلی تھی۔ فرحان بھی چینج کر کے پاوں نیچے لٹکائے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ جا کر صوفے پر سر ہاتھوں میں دیے بیٹھ گئی تھی۔ کافی دیر کمرے میں خاموشی رہی تھی۔

"آپ کو یہ شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔" اس نے تھکے ہوئے لہجے کہا تھا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔" وہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ نے انکار کیوں نہیں کیا۔" اس نے بے بسی سے دسویں دفعہ وہی سوال پوچھا تھا۔

"تم بھی تو کر سکتی تھی۔ سب کچھ تم بھی تو جانتی تھی۔" پھر سے اسی لاحاصل بحث کا آغاز ہوا تھا۔ منزل کا پتہ گم جائے تو اسی طرح بند دروازوں سے سر ٹکرایا جاتا ہے۔

"آپ مرد ہو کر نہیں کر سکے اور میں عورت ہو کر دیتی۔ واہ۔" وہ طنزیہ ہنسی تھی۔

"میری مجبوری تھی۔ تمہاری تو کوئی مجبوری بھی نہیں تھی۔" وہ اب بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری مجبوری میرے والدین تھے۔" وہ رو دینے کو ہو گئی تھی۔ "اور مجھے آپ کی اس ڈیل کا نہیں پتہ تھا۔" وہ بھی اب اس کے مقابل میں کھڑی ہو گئی تھی۔ آوازیں دونوں کی تیز ہوئی تھیں۔

"تم مجبور تھی، تو میں بھی مجبور تھا۔"

مزید آدھا گھنٹہ یہ بحث چلی تھی۔ دونوں نے اپنی اپنی بھڑاس دل کھول کر نکالی تھی۔ کسی دوسرے پر تو بس چل نہیں رہا تھا دونوں کا۔

آخر کار تھک کر وانیہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ پاؤں لمبے کر کے اس نے سامنے موجود میز پر رکھ لیے تھے۔ فرحان بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ چند لمحے خاموشی کے گزرے تھے کہ فرحان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ کمرے میں موجود فریج سے کوک کے دو ٹن نکالے تھے۔

"لو گی؟" اس نے وانیہ سے پوچھا تھا۔

"ہاں۔" اتنا چیخ چیخ کر وہ واقعی تھک چکی تھی۔

فرحان نے ایک ٹن اسکی طرف اچھالا تھا اور خود صوفے کے دوسرے کونے پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ ٹانگیں لمبی کیے، پاؤں ٹیبل پر رکھے، وہ آرام سے کوک پینے لگ گیا تھا۔ پھر سے کمرے میں خاموشی ہو گئی تھی۔ جسے فرحان نے توڑا تھا۔

"ہم نے کیا اسی طرح لڑتے رہنا ہے؟" اس نے اپنا منہ وانیہ کی طرف موڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو آج کی لڑائی سے ہی اتنا تھک گئی ہوں۔" پچھلے اتنے دنوں کی تھکاوٹ اب اسکے اعصاب پر حاوی ہو رہی تھی۔

دونوں نے اپنے اپنے منہ دوبارہ سامنے کی طرف کیے تھے۔ کوک کے سپ لیتے ہوئے دونوں کسی گہری سوچ میں تھے، جیسے آئندہ کا لائحہ عمل سوچ رہے ہوں۔ چند لمحے پھر سے خاموشی کے گزرے تھے اور ایک بار پھر سے اس خاموشی کو فرحان نے توڑا تھا۔ اس دفعہ وہ پورا وانیہ کی طرف مڑا تھا۔

"دیکھو، اب تو جو ہونا تھا ہو گیا، غلطی میری بھی تھی۔ غلطی تمہاری بھی تھی۔ تو اب اس طرح لڑ جھگڑ کر کوئی فائدہ نہیں۔ اچھے طریقے سے دوستوں کی طرح اکٹھے رہتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے۔ کچھ نہ کچھ کر ہی لیں گے۔"

اور وہ محض "ہوں" ہی کہہ سکی تھی۔ فرحان واپس مڑ گیا تھا۔

"ویسے ہوئی ہمارے ساتھ بری ہے۔" اس نے ایک اور سپ لیا تھا۔

"مل کر ڈوبے ہیں دونوں۔" اور اس پوری گفتگو میں پہلی دفعہ وانیہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔ کم از کم اس سب کے بعد وہ فرحان کے بارے میں یہ کہہ سکتی تھی کہ وہ ایک برا شخص نہیں ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ان کی شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔ یہ دن دعوتوں اور تھکن اتارنے میں گزر گئے تھے، لیکن ان میں وانیہ اور فرحان کی اچھی بننا شروع ہو گئی تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مذاق میں لڑائی کے علاوہ ان کی دوستی کی اچھی شروعات تھی۔

آج جب فرحان کمرے میں آیا تھا، تو اسکے ہاتھ میں پلین کی دو ٹکٹز تھیں جو اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے وانیہ کے آگے کیں تھی۔ (پاسپورٹ انصاری صاحب نے شادی سے پہلے ہی وانیہ سے لے لیا تھا۔)

"بابا کی طرف سے ہمارا ویڈنگ گفٹ، ہمارے ہنی مون کی ٹکٹز۔" الفاظ پھس پھس کر فرحان کے حلق سے نکلے تھے۔

اور وانیہ کی حیرت سے آنکھیں کھل گئی تھیں۔

"میں نہیں جا رہی کسی ہنی مون پر تمہارے ساتھ۔" اس نے دوٹوک جواب دیا تھا۔

فرحان آرام سے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔ پتہ تھا کہ یہ لمبی بحث شروع ہوئی ہے۔

"میں بھی نہیں جا رہا کسی ہنی مون پر تمہارے ساتھ۔" اس نے اسی کے انداز اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا تھا۔

پھر ٹھیک ہے۔" وانیہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔ ورنہ ہنی مون کے نام پر وہ تھوڑا گھبرا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن ہم ٹرپ پر دو دوستوں کی طرح تو جا سکتے ہیں؟"فرحان نے معصومیت سے بھری آواز میں آہستہ آہستہ پوچھا تھا۔

"نہیں ہم نہیں جا رہے۔"وانیہ اپنا فون استعمال کرنے لگ گئی تھی۔

"میں بابا کو ہاں کہہ چکا ہوں۔"

"وہ تمہارا مسلہ ہے۔"

"ہاں،مسلہ تو میرا ہے۔"اس نے مایوسی سے سر جھکا لیا تھا۔

"سنو تو،"چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ کوشش کی تھی۔"دیکھو،ہم نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ ہم اچھے دوستوں کی طرح ساتھ رہیں گے اور پھر دیکھ لیں گے کہ کیا کرنا ہے،تو پھر کیوں نہ ہم اس ٹرپ پر ساتھ جائیں،ہماری دوستی بھی اچھی ہو جائے گی،شادی کے اتنے فنکشنز سے بھی تھک گئے ہیں،تھوڑا ریلکس ہی کر آتے ہیں۔"دونوں صوفے پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔وانیہ نے فون رکھ دیا تھا۔اس کی معصومیت سے وہ پگھل رہی تھی۔

"ساتھ مل کر گھومیں گے۔میں تمہیں فل پارٹی کرواں گا۔"اس پر وانیہ نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

"جتنے میں تم کمفرٹیبل ہو گی۔اب ٹھیک؟ کھائیں گے،پیئے گے،ڈھیر ساری شاپنگ کریں گے،فل انجوائے کریں گے۔"

Posted On Kitab Nagri

"سوچا جاسکتا ہے۔" پگھل تو گئی تھی، ٹرپ کا آئیڈیا بھی پسند آیا تھا، لیکن تنگ بھی تو کرنا تھا۔

"ہمارا مختصر سا ساتھ ہے، کیوں نہ کچھ اچھی میمریز ہی بنالیں اس میں۔"

اور اس بات پر وانیہ کو لگا تھا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں پکڑ لیا ہو اور اس نے ایک نظر فرحان پر ڈالی تھی۔

"چلتے ہیں۔" ایک اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ اسنے کہا تھا۔

"مزا آئے گا ویسے۔" فرحان نے واپس تسلی سے صوفے سے ٹیک لگالی تھی۔ وہ اصل میں ایکسائیٹڈ ہو گیا تھا اس پلان کے لیے۔

دو دن بعد دونوں تھائے لینڈ میں تھے۔ فرحان اپنے وعدے پر پورا اترا تھا۔ وہ تھائے لینڈ میں اسکو ہر مشہور جگہ لے کر گیا تھا۔ دونوں پورا دن ساتھ گھومتے تھے۔ کچھ دوستوں سے بھی فرحان نے اسے ملوایا تھا۔ دونوں کے درمیان کچھ کا من نہیں تھا لیکن پتہ نہیں کیسے دونوں پورا دن باتیں کرتے تھے۔ فرحان نے وانیہ کو اس ٹائم میں زندگی کی کئی چھوٹی سے لے کر بڑی کہانیاں سنائی تھیں۔ اور وانیہ بس اسکو دیکھ کر ہنستی تھی کہ یہ کتنا بولتا ہے، لیکن اسے وہ سادہ اور صاف دل کا لگا تھا۔ جیسے اوپر سے ویسے اندر سے۔ اور وانیہ جو باتیں کسی سے نہیں کرتی تھی نا جانے کیوں وہ اسے بتادیا کرتی تھی۔ بعض دفعہ دونوں کو حیرت ہوتی تھی کہ کیسے اتنی جلدی انکی اتنی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کو آج آئے ہوئے پانچ ہو گئے تھے۔ رات کے دو بجے ہوئے تھے، دونوں بیچ پر ننگے پاوں گیلی ریت پر ہم قدم چل رہے تھے۔ چاند کی مدھم روشنی اور منہ پر پڑتی ہلکی ٹھنڈی ہوا، بار بار پانی کی لہر آتی اور انکے پاوں کو چھو کر چلی جاتی۔

"آو بیٹھتے ہیں۔" اور وہ اس کو کرسیوں کی طرف لے گیا تھا۔ ایک پر وہ بیٹھ گیا تھا اور اسکے سامنے والی پر وانیہ۔ بیچ پر اس وقت بہت کم لوگ تھے۔ صرف خاموشی اور سکون تھا۔

"تھک گئی ہو گی، پاوں ادھر رکھ لو۔" فرحان تھوڑا سا سائیڈ پر ہو گیا تھا اور وانیہ نے اس کی کرسی پر پاوں رکھ لیے تھے۔ وہ اسی طرح چھوٹی چھوٹی چیزوں میں خیال کرتا تھا۔ ایک عجیب سکون تھا اس لمحے۔ جینز کے اوپر کرتا اور ساتھ سلک کا سکارف لپیٹے وانیہ منہ موڑے، آنکھیں آدھی بند کیے بس دریا کی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔ اور فرحان کی ناچاہتے ہوئے بھی نظریں بار بار اسکے چہرے کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ کوئی سحر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بات پوچھوں؟" فرحان نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

"ہوں۔ وانیہ نے منہ اسکی طرف موڑے بغیر کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا کبھی اس سے پہلے کسی کے ساتھ کوئی ریلیشن رہا ہے؟"فرحان نے ایک عجیب سے خوف سے پوچھا تھا اور کیوں پوچھا تھا، یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔" کمفرٹیبل نہیں ہو تو بے شک جواب نہ دو۔ میں نے تو بس ویسے پوچھ لیا ہے۔"

"یہی سوال اگر میں آپ سے پوچھوں۔"اور وانیہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تھا۔

"تو میں سچ سچ بتادوں گا۔ آفٹر آل ہم یہاں دو دوستوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا تھا۔

"پھر؟"وانیہ کو اب جاننے میں دلچسپی ہوئی تھی۔

"میرا ایک سیریس ریلیشن رہا تھا۔ تقریبا 1 سال کے لیے، لیکن پتہ نہیں کیوں وہ کنکشن نہیں فیل ہوا تھا کہ اس کے ساتھ پوری زندگی گزاروں۔ تو ختم ہو گیا۔"اس نے وانیہ کے بدلتے رنگ دیکھے تھے۔

"لیکن میرا تعلق بہت تمیز والا تھا، ہم نے کبھی کوئی حد پار نہیں کی تھی۔"اور اس نے خود ہی کلیر بھی کر دیا تھا۔"اچھا اب تمہاری باری۔"

"میرا کبھی کوئی ریلیشن نہیں رہا۔ میں اس بوائے فرینڈ گرل فرینڈ کے چکر کو نہیں مانتی۔ یہ کونسا تعلق ہوا بھئی۔ آپ کو شاید عجیب لگے گا لیکن میں نے تو کبھی کوئی سیریس کرش بھی نہیں رکھا کہ پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے کہ یہ میرے شوہر کے حق میں خیانت ہے۔"اور یہ سن کر فرحان کے اندر ایک ان کہا

Posted On Kitab Nagri

سکون اترا تھا، ایک میٹھی سی مسکراہٹ آئی تھی، کیوں وہ خود نہیں جانتا تھا، لیکن بس اسے خوشی ہوئی تھی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

رات کے تین بج چکے تھے۔وانیہ صوفے کے سامنے رکھے کشن پر نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔فرحان سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔

"کب تک سونے کا ارادہ ہے ؟"فرحان نے وانیہ سے پوچھا تھا۔

"بس تھوڑی دیر تک سوتی ہوں۔"اپنی سوچوں میں گم اس نے آہستہ سی آواز میں کہا تھا۔

"کیا ہوا، کوئی پریشانی ہے ؟"اور فرحان کو اسکی آواز سے پتہ لگ گیا تھا کہ وہ پریشان ہے۔

"نہیں، ایسے ہی۔"اس نے آواز کو بہتر کرنے کی کوشش کی تھی مگر نہ کر سکی تھی۔

فرحان اب بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔اور اسکے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔کمرے میں صرف لیمپ کی روشنی تھی۔

چند لمحے اسی خاموشی میں گزرے تھے۔

"میری کل بہت ضروری پریزنٹیشن ہے۔"وانیہ نے لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا۔اور اپنے ناخنوں کو دیکھنے لگی تھی۔

"نروس ہو رہی ہو ؟"فرحان نے دوستانہ لہجے میں فکر سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں، تھوڑی سی۔ میں نے پہلے بھی بہت پریزنٹیشنز دیں ہیں، مگر اتنے بڑے لیول پر، اتنے لوگوں کے سامنے کبھی نہیں دی۔ میرے کیریر اور جاب کے لیے یہ بہت ضروری ہے۔" اس نے ناخن کو دیکھتے ہوئے سب کہا تھا۔

اب فرحان بیڈ سے اٹھا تھا اور اسکے ساتھ آکر زمین پر بیٹھ گیا تھا۔

"پریزنٹیشن بن گئی ہے؟"

"ہاں، ہفتے سے وہی بنا رہی ہوں۔" فرحان نے بھی پورا ہفتہ اسکو لیپ ٹاپ کے آگے دن رات کام کرتے دیکھا تھا۔

"کیسی بنی ہے؟"

"کافی اچھی، بہت محنت کی ہے میں نے اس پر۔"

اب اسکی آواز میں اعتماد واپس آرہا تھا۔

"اور تیاری کیسی ہے؟"

"تیاری بھی زبردست ہے۔" اسکے چہرے پر مسکان بھی واپس آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر ڈر کس بات کا ہے؟" وانیہ کو سمجھ آرہی تھی کہ وہ اسکی ذہن کی گرہوں کو کھول نہیں رہا، بلکہ اسکو کھولنا سیکھا رہا ہے۔

"اگر میرے سے کوئی غلطی ہو گئی تو؟"

"تو غلطیاں کس سے نہیں ہوتیں؟"

"پھر بھی۔" اس نے اپنی انسیکیورٹیز کے بارے میں کبھی کسی سے اس طرح بات نہیں کی تھی، لیکن کچھ تھا اس لمحے میں کہ وہ بولی جارہی تھی۔

"جب تک تم خود کو اس پریشر میں رکھو گی کہ غلطی نہیں کرنی، ہر چیز پرفیکٹ ہونی چاہیے، تب تک کبھی پرفیکٹ نہیں کر سکو گی۔ ہم غلطی کرنے سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں؟ کیوں خود کو اس ریس میں لگائے رکھتے ہیں کہ سب سے اچھا کرنا ہے، سب کچھ پرفیکٹ ہونا چاہیے۔ کیوں خود اپنے آپ کو، اپنے ہی انڈر پریشر کر لیتے ہیں۔ جب تک تم خود کو اس سارے بوجھ سے آزاد نہیں کرو گی، تب تک اسی وجہ سے غلطیاں کرو گی۔" اور وانیہ کو امید نہ تھی کہ وہ اتنی سنجیدہ باتیں بھی کر سکتا ہے۔

"دیکھو تم نے اتنی محنت کی ہے اس پر۔ ہفتے سے لگی ہوئی ہو اسے بنانے پر، اور تمہیں پتہ بھی ہے کہ اچھی پریزنٹیشن بنی ہے، تمہاری تیاری بھی اتنی اچھی ہے، پھر کس بات کا ڈر ہے۔ غلطی کرنے پر جو لوگ باتیں بناتے ہیں، صحیح کرنے پر وہی لوگ کھڑے ہو کر تالی بھی بجاتے ہیں۔ اور اگر نہ بھی بجائے تو ہمیں

Posted On Kitab Nagri

اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ خود کو لوگوں کے خوف سے اوپر اٹھاو۔ بس خود پر تم نے کل یقین رکھنا ہے، اور لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولنا ہے۔ خود محنت کر کے تیاری کرنے والے لوگ گھبراتے نہیں ہیں۔"

اور وانیہ نے ایک گہری سانس لی تھی۔ اور ایک پر عزم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔ "ڈن باس۔ بس اب آپ کل دیکھنا۔"

"اب سونے چلیں؟"

"چلو۔" اور وہ چیزیں سمیٹتی ہوئی اٹھی تھی۔

******

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلی صبح وانیہ پورے اہتمام سے تیار ہوئی تھی۔ بلیو پرنٹڈ قمیض کے ساتھ پلین بلیو ٹراؤزر اور پنک سکارف سلیقے سے چہرے کے ارد گرد لپیٹے، مناسب سا میک اپ، ساتھ بلیک ہیلز، وہ واقعی ہی لگ رہا تھا دنیا کو فتح کرنے جا رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم اور کتنی دیر شیشے میں خود کو دیکھنا ہے؟ تھوڑی مجھے بھی جگہ دے دیں۔" فرحان بھی جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ بلیک پینٹ کوٹ پہنے، بالوں کو سیٹ کر رہا تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے وانیہ کھڑی ہوئی تھی اور وہ بچی ہوئی جگہ میں سے خود کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مانا کہ آج تمہاری بہت ضروری پریزنٹیشن ہے، مگر میری بھی کم امپورٹنڈ کانفرنس نہیں ہے۔ تمہیں کیا پتہ کتنی بڑی کانفرنس ہے۔" ساتھ وہ اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔

"اچھا اچھا ہو رہی ہوں۔ زیادہ اوور نہ ہو۔"

"اف۔"

"اچھا سنو، ٹھیک لگ رہی ہوں؟" اس نے اسکی طرف مڑتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں گزارا چلے گا۔" حالانکہ وہ لگ اسے اچھی رہی تھی، مگر منہ پر تو نہیں بول سکتا تھا نہ اب۔

"گزارے چلے گا یعنی اچھی لگ رہی ہوں۔" وانیہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"اور سنو، نروس ہونے کی بالکل ضرورت نہیں، تمہاری بہت اچھی تیاری ہے۔ مجھے تم پر پورا کانفیڈنس ہے۔"

اور وانیہ نے بچوں کی طرح اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر۔" ساتھ اس نے ہاتھ کی دو انگلیوں سے پہلے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا تھا اور پھر اسکی آنکھوں کی طرف۔ اور دونوں قہقہ لگا کر ہنسنے لگے تھے۔

"میری ناک نہ کٹوا کر آنا۔"

"ویسے آپکی کونسی اتنی اہم کانفرنس ہے؟"

"تمہیں کیا پتہ کتنی بڑی کانفرنس ہے۔ پورے پاکستان کی ٹاپ کی کمپنیز کے ریپریزنٹیٹو کو بلایا ہوا ہے۔" اور وہ خامخواہ اوور ہو رہا تھا۔ "آل پاکستان یوتھ سمٹ۔"

""آل پاکستان یوتھ سمٹ؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

"ہاں۔"

"او، واہ!" اس نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔

"ہنس کیوں رہی ہو؟"

بس ویسے ہی۔"

"ہوں۔ میں تو چلا اپنی کانفرنس اٹینڈ کرنے۔"

Posted On Kitab Nagri

کانفرنس میں فرحان اپنے دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ساتھ وہ فون یوز کر رہا تھا۔ جتنا وہ بول کر آیا تھا کہ کانفرس یہ، کانفرس وہ، تھی تو یہ بورنگ۔ وہ تو صرف اسے تنگ کر رہا تھا۔

"اور ہماری نیکسٹ سپیکر ہیں علی شاہ گروپ آف کمپنی کی مارکٹنگ ہیڈ مسز وانیہ قریشی۔"

بجلی کی رفتار سے اس نے اپنا سر موبائل سے اٹھایا تھا۔

"وانیہ؟ وانیہ قریشی۔" اس کی نظریں سٹیج کی طرف تھیں۔ اور وہاں وانیہ چلتے ہوئے مائک کی طرف جا رہی تھی۔ ڈر اور گھبراہٹ کا تو شائبہ تک نہ تھا۔ اور اب وہ بولنا شروع ہوئی تھی، پورے سٹیج پر چلتے ہوئے اور وہ واقعی اس طرح بول رہی تھی کہ دنیا فتح کر لے گی۔

اور ادھر فرحان تو پلک تک نہیں جھپک پا رہا تھا۔ وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے لگا تھا وہ سکول یا کسی آفس میں معمولی سی جاب کرتی ہو گی۔ مگر وہ اتنی بڑی پوسٹ پر تھی اسکے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"یار تم نے بتایا ہی نہیں کہ بھابھی آج کی سپیکر ہیں۔" اس کے دوست نے اس سے کہا تھا۔

"اس نے مجھے بھی نہیں بتایا تھا۔" اس نے بڑبڑایا تھا۔ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ اس کو اپنی صبح والی حرکتیں یاد آئی تھیں۔ "یعنی وانیہ کو پتہ تھا کہ میں جس کانفرنس کی شوخیاں مار رہا ہو، وہ اسکی سپیکر

Posted On Kitab Nagri

ہے۔"اسکا دل کیا موبائل میں ہی سر مار دے۔"اف اب کتنا مذاق اڑائے گی میرا یہ۔اور مجھے کیا ضرورت تھی اتنا اوور ہونے کی۔"

پھر اسے کل رات والی وانیہ یاد آئی تھی۔تو جب وہ اپنی بڑی پریزنٹیشن کی بات کر رہی تھی وہ اتنی بڑی پریزنٹیشن تھی،اور میں اتنا بے وقوف ہوں ایک دفعہ اس سے پوچھ ہی لیتا۔لیکن اسے خوشی بھی ہوئی تھی کہ وہ اتنے اچھے سے بول رہی تھی۔پورا ہال اسے سن رہا تھا۔جو لوگ پہلے سو رہے تھے وہ بھی جاگ کر اسے سن رہے تھے۔

گھنٹے بعد کانفرنس ختم ہوئی تھی،اور وہ وانیہ کو ڈھونڈتے ہوئے پہنچا تھا۔وہ اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

"آہم۔"وہ اس سے کچھ فاصلے پر اسکے پیچھے کھڑا تھا۔

اور وہ اسکی آواز پہچان کر پیچھے مڑی تھی۔دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے تھے۔

"سنا ہے کچھ لوگ کہتے تھے بڑی کانفرنس پر جا رہے ہیں۔"وانیہ نے اسے چھیڑا تھا۔

"اچھا نہ۔"اس نے نظریں جھکا کر اسے کہا تھا۔پتہ تھا کہ اب وہ اسکا مذاق اڑائے گی۔

"اور وہی کچھ لوگ کہتے تھے کہ تمہیں کیا پتہ۔"

"اچھا بھئی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نہیں ابھی کچھ لوگوں کی کہانی تو سنو۔ سنا ہے وہی کچھ لوگ کہتے تھے کہ پورے پاکستان کے "

"بہت زبردست پریزنٹیشن تھی۔" اس نے اسکی بات کاٹی تھی۔ اور وہ انہیں چند لفظوں سے چپ ہو گئی تھئ۔

"ناک تو نہیں کٹوائی تمہاری؟"

"تم نے تو دنیا کو نظروں سے ہی مار دیا تھا۔" اس نے صبح والی بات کے بارے میں مذاق کیا تھا۔" بہت اعلی۔" اس نے دل سے تعریف کی تھی۔

اپنی چیزیں اٹھا کر دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے تھے۔

"مس وانیہ، کیا پریزنٹیشن تھی۔" کوئی اسے روک کر کہہ رہا تھا۔

"میم کیا زبردست پریزنٹیشن دی ہے آپ نے۔" کوئی اور مل کر تعریف کر رہا تھا۔

"وانیہ، گڈ جاب۔ پوری کمپنی کو تم پر فخر ہے۔" ایک اور شخص آکر اسے ملا تھا۔

"تھینک یو سر۔" اور وہ سب سے اسی طرح مسکرا کر مل رہی تھی۔" یہ میرے باس ہیں مسٹر احمد علی۔ اس نے فرحان کو سر سے ملوایا تھا۔" اور یہ میرے ہزبنڈ۔"

Posted On Kitab Nagri

اور آج فرحان کا تعارف سی ای او انصاری گروپ کی حیثیت سے نہیں وانیہ کے شوہر کی حیثیت سے ہو رہا تھا۔اور اس پر وہ بہت خوش تھا۔

بھیڑ میں دونوں ساتھ ساتھ نکلے تھے۔

"تم نے کبھی مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟"

"آپ نے کبھی پوچھا ہی نہیں تھا۔"اس نے شان بے نیازی سے کہا تھا۔اور دونوں پارکنگ میں اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف چل دیے تھے۔

*****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ آفس سے تھکا ہوا آیا تھا۔ سر میں شدید درد تھا۔ کمرے میں داخل ہوا تو وانیہ کہیں جانے کے لیے تیار ہو چکی تھی۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑی پرفیوم لگا رہی تھی۔

"کہیں جا رہی ہو؟" وہ صوفے پر بیٹھ کر جوتا اتار رہا تھا۔

"ہاں دوستوں کے ساتھ کھانے پر جا رہی ہوں۔ میسج کیا تھا آپکو۔" اس نے پرفیوم کی بوتل واپس رکھی تھی۔

"کیا ہوا؟ تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔" اس نے اپنا پرس اور گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں سر میں درد ہے۔" وہ جوتے اتار کر وہیں صوفے پر لیٹ گیا تھا۔

"زیادہ ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔" آنکھوں پر اس نے ہاتھ رکھ لیا تھا۔ "لیتا ہوں دوائی۔"

"میں دیتی ہوں۔" اور وہ دوائی ڈھونڈنے لگ گئی تھی۔

"نہیں، نہیں تم جاو۔ میں میڈ کو بلاتا ہوں، وہ دے جائے گی۔"

"میں دے رہی ہوں نا۔" اس نے دوائی اور پانی میز پر رکھا تھا۔

"کوئی مسلہ نہیں یار، لیٹ ہو جاو گی۔ میں مینج کر لوں گا۔" وہ دوائی کھا کر دوبارہ لیٹ گیا تھا۔

اسکی بات کو ان سنی کرتے ہوئے وانیہ نے میڈ کو کال کی تھی کہ کمرے میں چائے دے جائے اور دوسرے ہاتھ سے اپنی ہیل کی سٹریپ کھولی تھی۔ یعنی اب وہ کہیں نہیں جانے والی تھی۔

وہ اسکے سر پر آ کر کھڑی ہوئی تھی۔ "ہٹو تھوڑی جگہ دو۔" وہ تھوڑا سا نیچے ہوا تھا تاکہ اسکے لیے جگہ بنا سکے۔

"اسی جگہ میں ایڈجسٹ ہو جاو۔"

"اچھا۔" اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تھا کیونکہ صوفہ زیادہ بڑا نہ تھا جسکی وجہ سے، وہ ایسے بیٹھی تھی کہ فرحان اور اسکے سر کے نیچے والا کشن آدھا آسکی گود میں تھا۔

"میں نے کہا تھا نا، ٹھیک ہوں۔ چلی جاتی، تیار کھڑی تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب چپ کر کے لیٹے رہو۔" اور وہ اسکا سر دبانے لگ گئی تھی۔اپنے پلان کو اگنور کر کے وہ اسکے لیے رک گئی تھی۔

کافی دیر وہ اسی طرح اسکا سر دباتی رہی۔شاید وہ تو اس دوران کچھ نہ سوچ رہی ہو، لیکن فرحان پر بہت سے انکشافات ہو رہے تھے۔وہ عورت کے ایک نئے روپ سے مل رہا تھا۔اس نے آج تک اپنی ماں کو دیکھا تھا، پھر اپنی بہن اور بھابھی کو۔ان میں سے کوئی بھی، یا اسکے جاننے والوں میں سے کوئی بھی اپنی پارٹی کو چھوڑ کر ایسے اپنے شوہر کا سر دبانے کے لیے نہ رکتی۔اسے بھی یہی لگتا تھا کہ شاید انڈیپنڈنٹ عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔وہ خود کو سب سے اہم سمجھتے ہوئے اور اس سب کو مڈل کلاس حرکتیں سمجھتے ہوئے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر نکل جاتیں۔

اور ایک یہ تھی جس نے دوسری دفعہ سوچا بھی نہیں اور اپنی ہیل اتار دی تھی۔وہ آہستہ آہستہ اسکا سر دبا رہی تھی، اور وہ چیزوں کو ایک نئے زاویے سے دیکھنا شروع کر رہا تھا۔اسکی مضبوط عورتوں کی ڈیفینیشن تبدیل ہو رہی تھی۔وانیہ بھی کیریر وومن تھی، انڈیپنڈنٹ بھی تھی لیکن اس سب میں اس نے اپنے اپنوں کو نہیں چھوڑا تھا۔خود کو بنانے کے چکروں میں وہ باقیوں کو نہیں بھولی تھی۔

وانیہ گھومنے بھی جاتی تھی، دوستوں کے ساتھ باہر جاتے ہوئے اسے اجازت نہیں لیتی تھی، لیکن ایک میسج ہمیشہ کر دیتی تھی کہ کس کے ساتھ کدھر جا رہی تھی۔حالانکہ اس نے اپنے ارد گرد ہمیشہ عورتوں کو اپنی توہین سمجھتے ہوئے دیکھا ہے کہ میں کیوں بتا کر جاوں۔اسکے باپ اور ماں کی کتنی دفعہ اس پر لڑائی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی تھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ عادت فرحان میں بھی پڑ گئی تھی کہ وہ بھی کہیں جانے سے پہلے اسکو میسج کر دیتا تھا۔

اسکے ذہہن سے کتنے پردے ہٹے تھے۔اس نے اپنا پلان اسکے لیے چھوڑا تھا۔اسکے لیے صرف اسکی دوستیں اور اسکی پارٹیز ضروری نہیں تھی۔وہ اپنوں کا خیال رکھنا جانتی تھی۔اور کیئر کس کو نہیں پسند۔ پھر وہ اپر کلاس ہو یا مڈل کلاس۔عورت ایسی بھی تو ہو سکتی ہے۔عورت کی انڈیپنڈنس ایسی بھی تو ہو سکتی ہے۔

"سگھڑ بیوی لگ رہی ہو آج۔"اس نے آنکھیں کھولی تھیں اور اسے چھیڑا تھا۔

وہ منہ میں کچھ پڑھ رہی تھی۔بول نہ سکی لیکن ماتھے پر ہلکی سی جست لگائی تھی۔

"اب یہ کیا پڑھ کر پھونک رہی ہو؟توبہ محبوب کو قدموں میں کرنے کا وظیفہ تو نہیں پڑھ رہی۔"

"لگتا ہے تمہارا درد ٹھیک ہو گیا ہے۔"اس نے پھونک مار کر طنزیہ کہا تھا۔

"ہاں۔"اور اصل میں اسکا درد پہلے سے بہتر ہو گیا تھا۔

"اچھا سنو۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔"میں ٹھیک ہوں۔چائے پی کر سو جاوں گا۔تم چلی جاو۔پہلے کافی لیٹ ہو گیا ہے۔ایسے مجھے برا لگے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"پکا؟"

"""ہاں نا۔"

"چلو میں نکلتی ہوں۔ ریسٹ کرنا، کچھ چاہیے ہو تو میسج کر دینا۔"

"او کے میم۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اور وانیہ نے دوبارہ جوتے پہنے تھے اور وہ نکل گئی تھی۔ اور وہ اسکے انگلیوں کا لمس ابھی تک اپنے ماتھے پر محسوس کر رہا تھا۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی بات تھی، لیکن فرحان کے لیے نہ تھی۔

******

وانیہ ہال میں اپنی میکسی سنبھالتے ہوئے فرحان کے ہمراہ داخل ہوئی تھی۔ باقی گھر والے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ یہ اسکی شادی کے بعد اس کے سسرال میں ہونے والی پہلی شادی تھی، جو کہ فرحان کے ماموں زاد کی تھی۔ کہنے کو تو آج چھوٹا سا مایوں کا فنکشن تھا، لیکن یہ کچھ بھی تھا، چھوٹا سا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وانیہ بھی خوب اہتمام سے تیار ہوئی تھی۔ پاؤں تک آتی پھولی ہوئی ڈارک بلیو میکسی جسکے دامن پر جگہ جگہ کام ہوا ہوا تھا، ساتھ گولڈن سکارف اور گولڈن نیٹ کا ڈوپٹہ جو اس نے دونوں بازوں پر ڈالا ہوا تھا۔ اسے اپنی فائنل لک کافی پسند آئی تھی۔

فرحان وانیہ کو اپنی امی اور انکی دوستوں کے گروپ کے پاس چھوڑ کر خود تھوڑے فاصلے پر اپنے بڑے بھائی کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ لبنہ بیگم جو خود بیک لیس گاون پہنے کھڑی تھی، وانیہ کو دیکھتے ساتھ ہی انکی آنکھیں کھلی تھیں۔ غصہ تھا انکی آنکھوں میں۔ نہیں غصہ نہیں شاید حقارت تھی، جیسے کسی نے انکے قیمتی لباس میں ٹاٹ کا پیوں لگا دیا ہو۔

"آج تو کم از کم اپنا یہ ڈوپٹہ اتار کر آجاتی۔ ضرور میرا اور اپنا مذاق بنوانا ہے۔" اور انہوں نے اپنی آواز کم کرنے کی رتی برابر بھی کوشش نہیں کی تھی۔ "پتہ نہیں کیا شوق ہے اسکو ہر وقت مائی بننے کا۔" اور یہ جملہ انہوں نے ہنستے ہوئے اپنی ساتھ کھڑی سب عورتوں کو کہا تھا۔ وہ اسکو سب کے سامنے باور کروادینا چاہتی تھی کہ وہ ٹاٹ کا پیوں دہی ہے انکے درمیان۔

اور وہ جو سب سے مل کر ابھی کھڑی ہی ہوئی تھی، حیران رہ گئی تھی۔ اس اچانک حملے کے لیے وہ تیار نہ تھی۔ آنٹی اسکو کچھ نہ کچھ بولتی رہتی تھیں، لیکن ایسے سب کے سامنے بھری محفل میں اسکا ایسے مذاق اڑانا، وہ اسکے لیے تیار نہ تھی۔ چہرے پر کئی رنگ آکر گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اف ایک اسکی یہ ڈوپٹہ لینے کی عادت۔" انہوں نے ساتھ کھڑی عورت کو کہا تھا۔ سٹیٹس تو اونچا ہو گیا تھا، لیکن سوچ نہیں ہوئی تھی۔

"ہیں نا لگ رہا ہے ابھی نماز پڑھنے جا رہی ہے۔" ساتھ کھڑی عورت کو بھی شہ ملی تھی۔ اور انہوں نے لقمہ دیا تھا۔

اور وہ ابھی اس دھچکے سے نکل رہی تھی کہ کیا جواب دے سب کو۔ کس طرح ریکٹ کرے۔ آپ جتنے بھی سیکیور ہو، جتنے بھی کانفیڈ نیڈ ہو اس طرح بھری محفل میں اگر آپ پر چوٹ کی جائے تو دل تو دکھتا ہے۔ ایک ہی لائن، ایک ہی بات بار بار اسکے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔

"اور تمہیں کیا لگا تھا کہ تم کہو گے تم ایمان لے آئے اور تم آزمائے نہ جاو گے۔" اور اسکی آنکھوں میں آتے آنسوؤں کو اس نے سطح پر پہنچنے سے پہلے ہی اندر اتارا تھا۔ اسے کیا لگا تھا وہ سکارف کے لیے آزمائے نہ جائے گی، اس کے لب ایک مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، چہرے کا سکون واپس آیا تھا، اور نظریں جھکائے بغیر اس نے جی آنٹی کہا تھا۔

اتنے میں فرحان واپس آ گیا تھا، اسے وہاں سے اپنے ساتھ لے گیا تھا، اپنے دوستوں سے ملوانے۔ شاید وہ سمجھ گیا تھا اور اسے وہاں سے نکالنے آیا تھا۔ اسکے اپنے تاثرات بھی اب سنجیدہ ہو گئے تھے۔ وہ اسے اپنے دوستوں کے گروپ میں لے آیا تھا اور اس دفعہ اسے چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔ اسکے ساتھ کھڑا رہا تھا اور

Posted On Kitab Nagri

اسے سب سے خوشی خوشی ملوا رہا تھا۔ان میں سے ایک دوست نے کہا تھا"آج بھی۔"اور ساتھ اسکے سکارف کی طرف اشارہ کیا تھا۔

وانیہ نے آنکھیں بند کی تھیں۔اب اسکو سب پر غصہ آرہا تھا۔سکینڈ کے ہزارویں حصہ میں اس نے ذہن میں ایک کڑک دار تقریر کو ترتیب دی تھی، جس سے اس پارٹی میں موجود ہر شخص کا منہ بند ہو جاتا۔بولنے کے لیے منہ کھولنے ہی لگی تھی کہ کچھ عرصہ پہلے ریڈیو پر سنے کسی مولوی کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔کہ رحمان کے بندے ہر فضول بحث میں خود کو شامل نہیں کرتے۔اور اس نے جواب دینے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔کسی دیوار کو جب اسکا مدعا سمجھنا ہی نہیں تو وہ کیوں خامخواہ ان سے بحث کرتی۔اہل ایمان ہر فضول بحث میں خود کو شامل نہیں کرتے۔ایک گہری سانس لی تھی۔آنکھیں کھولی تھیں اور پھر ایک سکون سے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا تھا۔

"جی آج بھی اور انشاءاللہ آئندہ بھی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اف اسکا سکارف ان سب کے لیے اتنا بڑا ایشو کیوں تھا؟"اس نے دل میں سوچا تھا۔اب وہ چڑ رہی تھی سب سے۔اور فرحان اس سب کو حیرت سے دیکھ رہا تھا، اسے لگا تھا وہ کڑک سا جواب دے گی یا بدتمیزی کرے گی لیکن وہ اسکے کمپوزر کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ دیر اور وہاں کھڑی رہی تھی اور پھر معذرت کرتی سائیڈ کی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔ سب سے ملنا بھی ضروری تھی کہ شادی کے بعد وہ پہلی دفعہ کسی فنکشن پر آئی تھی۔ ہر ایک کے پاس کوئی نہ کوئی کمنٹ بھی ضرور تھا اسکے سکارف کے بارے میں۔ اور وہ خندہ پیشانی سے ایک مسکراہٹ کے ساتھ جی کہہ دیتی تھی۔ لیکن جی میں اتنی مضبوطی ضرور ہوتی کہ اگلا بندہ اسکے بعد کوئی جملہ نہ کہہ پاتا۔ اسکے سکارف کے بارے میں۔

وہ دور بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی۔ سٹیج کی طرف ناچ گانا، شراب شباب سب چل رہا تھا۔ اس نے اپنے ارد گرد ایک نظر دوڑائی تھی۔ کوفت مزید بڑھی تھی۔ وہ ان لوگوں میں فٹ نہیں ہوتی تھی اور وہ ہونا بھی نہیں چاہتی تھی۔ وہ ایسے ماحول کے لیے بنی ہی نہیں تھی۔ وہ ان سے مختلف تھی۔ وہ کبھی ان جیسی نہیں بن سکتی تھی اور اسے اس وقت سے خوف بھی آیا تھا کہ اگر وہ کبھی ان جیسی بن گئی۔

اس نے ایک نظر سٹیج کی طرف ڈالی تھی، وہاں ڈانس فلور پر دلہا کھڑا تھا اور اس پر پیسے پھینکے جا رہے تھے۔ ایک سکینڈ میں لاکھوں کے نوٹ پھینکے جاتے اور وہاں موجود ویٹر وغیرہ دوڑ کر ان لوگوں کے پیروں میں سے وہ نوٹ اکھٹے کرتے تھے۔ کیا پیسے کی اس سے زیادہ ناقدری ہو سکتی تھی؟ کیا انسان کی اس سے زیادہ بے عزتی ہو سکتی تھی؟ لوگ کسی عظیم بادشاہ کی طرح نوٹ پھینکتے اور لوگ جانوروں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑتے۔ یہ کیا تھا؟ یہ کونسی ڈگر تھی؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے بیزاری سے نظریں موڑلی تھیں،اور سامنے فرحان پر پڑی تھیں۔فرحان بھی اسکی ہی طرف دیکھ رہا تھا۔ نظریں ملنے پر وہ مسکرایا تھا۔اور اسکی بیزاری کافی حد تک کم ہوئی تھی۔ایک یہ شخص اور ایک یہ ماحول۔کیا وہ اس شخص کے لیے اس ماحول کو برداشت کر پائی گی۔اور اس سے پہلے کہ دل اس پر مہر لگاتا،اسکا دماغ جاگا تھا اور اس رشتے کی سچائی یاد کروائی تھی۔اس کی بیزاری واپس آگئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد فرحان اس کی طرف آیا تھا۔اسکے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی۔وہ اس کو وانیہ سے ملوانے لایا تھا کہ وہ اس کی بہت اچھی دوست ہے اور وہی ہوا۔سلام کے بعد اس پارٹی کا فیورٹ ٹاپک۔اسکا سکارف۔

"آج بھی سکارف؟آج تو کم از کم تیار ہو کر آتی آپ۔"

"پھر کیا ہوتا؟"اس کی آواز میں اب دنیا جہان کی اکتاہٹ موجود تھے۔

"آپ زیادہ اچھی لگتی ویسے۔"اور اس کے چہرے پر مسخرے والی سمائل تھی۔

"دیکھے مجھے سکارف کر کے آنا چاہیے تھا یا نہیں یہ میرا مسلہ ہے۔میں کتنی اچھی لگ رہی ہوں یا نہیں یہ بھی میرا مسلہ ہے۔بہتر ہے کہ آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔"اسے پتہ تھا کہ وہ روڈ ہو گئی ہے لیکن اس کی بس ہو گئی تھی۔"فرحان گھر کے لیے کب تک نکلنا ہے۔"اس نے فوراً اپنا رخ فرحان کی طرف کر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نکل رہے ہیں بس۔" فرحان نے وانیہ کے موڈ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"میں بیگ پکڑ لوں بس۔"

اور اس کے فوراً بعد وہ گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

******

اس فنکشن نے اس کو دماغی طور پر شدید تھکا دیا تھا۔ وہ گھر پہنچتے ساتھ ہی فرحان کا انتظار کیے بغیر، تیز تیز چلتی ہوئے کمرے میں گئی تھی اور جا کر کپڑے تبدیل کیے تھے۔ سکارف اتارنے سے پہلے اس نے خود کو ایک نظر آئینہ میں دیکھا تھا۔ وہ اب بھی خود کو اتنی ہی اچھی لگ رہی تھی، جتنی جانے سے پہلے۔ لوگوں کی باتیں اسے ہلا نہیں سکی تھیں۔ (تھینک یو، اللہ تعالیٰ۔) لیکن دل زخمی ہوا تھا۔ سادہ ٹراؤزر، ساتھ لمبی کھلی شرٹ، گلے میں سکارف ڈالے، وہ پول سائیڈ کی طرف چلی گئی تھی۔ اسے کچھ وقت خود کے ساتھ چاہیے تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد کافی کے دو مگ پکڑے فرحان اسکے پاس آیا تھا۔ پہلے آدھا گھنٹہ اس نے اسے سپیس دی تھی اور اب سپورٹ کرنے آ گیا تھا۔

وانیہ پول میں پاوں ڈالے، اپنے کمر تک آتے بالوں کو کھلا چھوڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ "تھینک یو۔" کافی کا مگ پکڑتے ہوئے اس نے کہا تھا۔ اسے پتہ تھا فرحان تھوڑی دیر میں آ جائے گا۔ ایک میٹھی سی مسکان

Posted On Kitab Nagri

واپس اسکے چہرے پر آئی تھی۔ فرحان اسی کے انداز میں اسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ نظریں دونوں کی کسی غیر مرائی نقطے پر تھیں۔

"ٹھیک ہو؟" فرحان نے اسکی طرف منہ کر اپنائیت سے پوچھا تھا۔

"اب ٹھیک ہوں۔ پہلے نہیں تھی۔" اور وہ اسی طرح بغیر کوئی بات فلٹر کیے، اسکے سامنے سب کچھ کہہ دیتی تھی اور شاید یہی دونوں کی سب سے خاص بات تھی۔ کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے پریٹینڈ نہیں کرتے تھے، ایٹینگ نہیں کرتے تھے۔ جو دل میں ہوتا بغیر کسی ان سیکیورٹی کے بول دیتے تھے۔

"برا لگا ہے؟"

"ہاں۔" اس نے ایک گہری سانس لی تھی۔ "مجھے بس سمجھ نہیں آتا سب کو میرے سکارف سے کیا اوبسسشن ہے۔ یہ ماڈرنسم کے ٹھیکیدار بنتے ہیں، تو کیا ایک بندی کو اتنا بھی حق نہیں ہے کہ اسکی اپنی مرضی ہو کہ اپنے بال دیکھانا چاہتی ہے یا نہیں۔ جب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں جج نہ کریں تو ہم جیسی لڑکیوں کو کیوں جج کیا جاتا ہے۔ جب اسپٹینس کی بات آتی ہے، تو پھر میرے سکارف کو کیوں اسیپٹ نہیں کیا جاتا۔ میں جب آپ کو کرنے کو نہیں کہہ رہی، جب آپ سے جا کر نہیں پوچھ رہی کہ آپ کا ڈوپٹہ کہاں ہے، تو میرے سے کیوں پوچھا جا رہا ہے۔ میرا جسم میری مرضی ہے، تو پھر میری بھی مرضی ہے میں بال دیکھاوں یا نہ دیکھاوں۔"

Posted On Kitab Nagri

اور فرحان خاموشی سے اسکی ساری باتیں سن رہا تھا۔

"میں نے کبھی اس طرح کی مخالفت فیس نہیں کی تھی۔ایک دن بس ایسے میں نے اسے لیا تھا اور اللہ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ اسے تھام کر رکھنا ہے۔اس نے مجھے یہ ذمہ داری تھمادی اور میں آرام سے اسے نبھاتی آئی۔ لیکن آج احساس ہوا کہ ایمان کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ بھری محفل میں جب آپ پر کمنٹ کیا جائے، آپ کا مذاق اڑایا جائے، تو احساس ہوتا ہے کہ ایمان کی رسی تھامو تو ہاتھ بھی چھلتے ہیں۔ لیکن یہی رسی آپ کو پستی میں سے گھسیٹ کر نکالتی ہے۔ تھوڑے بہت جملے کسے جائے تو ان کو دل پر نہیں لیتے۔ یہ تو ہمارے نبی کے ساتھ بھی ہوا تھا۔

یہ لوگ مجھے اپنا جیسا بنانا چاہتے ہیں، لیکن میں کبھی انکے جیسا نہیں بننا چاہتی۔ بس وقتی دکھ ہوا تھا، لیکن اب میں ٹھیک ہوں۔"

اس نے ایک لمبا سانس لیا تھا اور پھر مسکراتے ہوئے کافی کا سپ لیا تھا۔اور فرحان کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

"سنو۔" وانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔

"ہوں۔" فرحان کے خیالات کا ربط ٹوٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں میرا سکارف لینا پسند ہے؟" وہ پوری طرح اسکی طرف گھومی تھی۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" وہ بھی اسکی طرف پورا مڑا تھا۔ وہ تھوڑی مایوس ہوئی تھی۔ نہ جانے کونسی امید تھی، کہ وہ کہے گا کہ تم مجھے سکارف میں پسند ہو۔ اسکی نظریں جھکی تھی۔

"جب تم میرے لیے سکارف کرتی ہی نہیں ہو، تو مجھے پسند ہے یا نہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جب تم لوگوں کے لیے بھی نہیں کرتی تو انہیں پسند ہے یا نہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

تم جس کے لیے کرتی، وہ تمہیں ایسے ہی پسند کرتا، تو بس یہی کافی ہے۔"

اس نے آہستہ آہستہ، اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اور وانیہ کی آنکھوں کی چمک واپس آئی تھی۔ اسے حیرت بھی ہوئی تھی کہ یہی شخص کچھ عرصہ پہلے تک روحانیت کی ان باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا۔

"ہاں مجھے لوگوں کی باتوں سے فرق نہیں پڑتا۔ وقتی طور پر دل ضرور دکھا تھا، لیکن میرے ارادے کو، میرے ایمان کو ہلا نہیں سکے۔"

چند لمحے ٹھہر کر اس نے پھر سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن بتاؤ نہ، کیا تمہیں بھی اتنا ہی مسلہ ہے میرے سکارف سے جتنا باقی لوگوں کو ہے۔" اس نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا تھا۔

"مجھے مسلہ نہیں ہے، لیکن مجھے پسند بھی نہیں ہے۔ میں کبھی بھی خود سے ایسی لڑکی سے شادی نہ کرتا جو خود کو اتنا کور کر کے رکھتی ہو۔ کیا خود کو اتنا لپیٹ لپیٹ کر رکھنا۔ کیا ہو جائے گا اگر کوئی تمہارے بال دیکھ لے۔ آجکل زمانہ بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ مجھے بہت کم ذہن کی عجیب لڑکیاں لگتی تھی اس طرح کی۔ ان فیکٹ میں نے تمہیں بہت جج کیا تھا تمہارے سکارف کی وجہ سے۔ مجھے لگتا تھا تم بہت کند ذہن کی شرمیلی، انڈر کونفیڈینڈ لڑکی ہو گی۔ تمہارا دماغ بھی اتنا ہی بند ہو گا۔ تمہاری کوئی رائے، کوئی اوپینین نہیں ہو گا۔ کہیں بھی حلال حرام کا درس دینا شروع ہو جاوں گی۔

لیکن پتہ ہے، تم نے میری سوچ مکمل طور پر بدل دی ہے۔ تم نے ہر موڑ پر مجھے حیران کیا ہے۔ ہر موڑ پر مجھے غلط ثابت کیا ہے۔ تمہارے لیے بنائی جانے والی ہر رائے کو مجھے رد کرنے پر تم نے مجبور کیا ہے۔ یقین مانو، اب بھی مجھے تمہارا سکارف پسند نہیں ہے، لیکن میں اسکی اور تمہاری ڈیڈیکیشن کی عزت کرتا ہوں، اور یہ شاید پسند کرنے سے زیادہ ضروری ہے۔"

اور وانیہ اس پورے ٹائم اپنائیت سے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وانیہ لاونج میں لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہی تھی۔ صبح کا ٹائم تھا اور سب گھر والے ابھی سو رہے تھے۔ انصاری صاحب جاگنگ سے آئے تھے، آکر اس کے پاس بیٹھ گئے تھے۔ دو مہینے سے وہ بزنس ٹور پر گئے ہوئے تھے، اب واپس آئے تھے اور وانیہ کے ساتھ اس طرح پہلی مرتبہ بات چیت کرنے بیٹھے تھے۔ وانیہ نے بھی اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ دیا تھا، اور پوری توجہ سے وہ انکل سے گفتگو کر رہی تھی۔

"انکل اگر آپ اجازت دیں، تو ایک سوال پوچھوں؟"

"ہاں بیٹا، پوچھو۔" انکل نے نرمی سے جواب دیا تھا۔

"انکل آپ نے فرحان کی شادی میرے سے کیوں کروائی وہ بھی زبردستی۔" اور یہ سوال نہ جانے کب سے وہ انکل سے پوچھنا چاہتی تھی، آخر آج اس نے ہمت کر ہی لی تھی۔

انصاری صاحب کو تو پہلے اس بات کا شاک لگا تھا کہ اسے سب پتہ ہے، تو پھر کیا وہ صرف خوش ہونے کی ایکٹنگ کر رہے تھے۔ انہوں نے خود سے سوال کیا تھا۔

"مجھے پتہ تھا کہ ایک دن یہ ٹاپک ضرور آئے گا۔" انہوں نے آہستہ سی آواز میں خود کو اس پر بات کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار کرتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی انکل اور میں بھی اس ٹاپک کو ڈسک کرنے کے لیے تیار ہوں۔" آخر کبھی تو انہیں بات کرنی ہی تھی۔ ساری زندگی تو ایسے نہیں چلنی تھی۔

"بیٹا فرحان میرا بڑا پیارا بیٹا ہے، سادہ اور صاف دل کا، وہ ابھی اس سوسائٹی کے رنگ میں رنگا نہیں گیا، وہ ہم سب جیسا نہیں ہوا ابھی، کھو کھلا۔" انکل آہستہ سی آواز میں ایک ایک لفظ سوچ سوچ کر کہہ رہے تھے۔ وانیہ تک بھی انکی آواز بمشکل پہنچ رہی تھی۔ "وہ میری باقی اولاد کی طرح نہیں ہے، اور میں اسے اس سب سے، اس ماحول سے بچا کر رکھنا چاہتا ہوں۔" انکل کی آواز میں اپنے بیٹے کے لیے دنیا جہاں کی محبت تھی مگر اس محبت میں کسی اور کی اولاد کو قربان کر دینا، کیا یہ جائز ہے؟

"بیٹا میں نے اپنی زندگی میں ایک غلطی کی تھی جسکا خمیازہ میں اور میری اولاد آج تک برداشت کر رہے ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میرا بیٹا بھی وہی غلطی کرے۔ میں نے جب لبنہ سے شادی کی تھی میں اتنا امیر نہیں تھا، میرے بزنس نے بعد میں اتنی ترقی کی ہے۔ دنیا کی ہر نعمت میرے پاس تھی لیکن گھر کا سکون نہیں تھا۔ لبنہ اتنی مادہ پرست ہو جائے گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس کے غرور سے، اس کی آنا سے مجھے ڈر لگتا تھا۔ اور پھر اس نے اپنے بچوں کی بھی ویسی ہی تربیت کی۔ میں اپنے بچوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یہ کیا بنتے جا رہے ہیں۔ مجھے شرم آتی ہے۔ لیکن میرا فرحان ابھی ان جیسا نہیں بنا۔ میں نے اس شادی پر آپ کی آپ کی دوست کے ساتھ گفتگو سنی تھی، جس میں آپ زندگی کے متعلق اس سے بات کر رہی تھیں۔ مجھے حیرت ہوئی تھی کہ آجکل کے دور میں بھی کوئی ایسا ہے جسکے

Posted On Kitab Nagri

لیے یہ پیسہ اور عیش و عشرت ایک سانوی حیثیت رکھتی ہوں۔ میرے ارد گرد جتنے لوگ ہم سے رشتہ جوڑنا چاہ رہے تھے وہ سب میرے پیسے کے پیچھے تھے، اور میں فرحان کو اس پیسے کہ دوڑ میں شامل نہیں ہونے دے سکتا تھا۔ اسے تمہاری جیسی شریک حیات چاہیے تھی جو اسکو اسکے اصل سے جوڑ کر رکھے۔ اسے اس کے رب سے قریب کرے۔ میں اپنے بیٹے کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیے مجھے یہ کرنا پڑا۔" انصاری صاحب نے جھکے سر کے ساتھ پوری داستان سنادی تھی۔

وانیہ حیرت کے سمندر میں ڈوب گئی تھی۔ وہ کیا کہے انکل کو۔ اس کے ساتھ بھی وہی ہوا تھا جو اس معاشرے میں ہر دوسری لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے۔

"انکل میں آپکی دل سے بہت عزت کرتی ہوں، اور ٹھیک ہے آپ نے اپنے لحاظ سے اپنی اولاد کی بہتری کا سوچ کر ہی فیصلہ لیا ہے، لیکن انکل اس سب میں آپ نے کبھی یہ سوچا کہ شاید مجھے بھی کوئی ایسا چاہیے ہو جو مجھے میرے اصل سے جوڑ کر رکھے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا ہم کب یہ سمجھے گے کہ شادی دو مکمل اور دو خوش لوگوں کی ہوتی ہے۔ نہ کہ اس لیے کروائی جائے کہ ایک پاٹنر دوسرے کو فکس کرے، ایسے کوئی فکس نہیں ہوتا۔" وہ دھیمے لہجے میں آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔ پتہ تھا کہ انکل کے سامنے زیادہ بول رہی ہے لیکن اس کے پاس کھونے کو کچھ نہ تھا۔

"آنٹی اور آپ کے جو بھی مسلے تھے، وہ آپ کا ذاتی معاملہ ہے، لیکن انکل آپ کے بیٹے کی تربیت کی ذمہ داری صرف اور صرف آپ پر تھی، میری نہیں تھی۔ اس کو سیدھی راہ پر رکھنا آپ کا کام تھا، میرا

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔ آنٹی نے توجہ نہیں دی تو آپ تو دے سکتے تھے انکل۔ آپ نے فرحان کے ساتھ بھی ذیادتی کی ہے۔ اسے میری جیسی لائف پاٹنر نہیں چاہیے تھی، ہم کبھی زندگی کے اس سفر میں ہم قدم ہو کر نہیں چل سکتے۔ ہماری دوستی اچھی ہے لیکن ہم کمپیٹیبل نہیں ہیں۔ آئی ایم سوری انکل یہ سب سن کر آپ کو برا لگا ہو گا لیکن یہی سچ ہے۔" اور اس نے پچھلے چھ مہینوں سے اپنے اندر رکھی ساری باتیں کہہ دی تھیں۔

اور انصاری صاحب کچھ دیر تو خاموشی سے بیٹھے رہے تھے۔ وانیہ کو لگا تھا جیسے اس نے انکی آنکھوں میں نمی بھی دیکھی تھی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو بیٹا۔" انکل کی آواز بہت دور سے آئی تھی۔ "نا جانے کب ہم یہ سمجھے گے کہ ہمارے بیٹوں کی تربیت ہماری ذمے داری ہے، نہ کہ جب ہمیں لگے کہ وہ غلط جا رہے ہیں تو انکی شادی کروا دو کہ ٹھیک ہو جائے گے۔" انکل کی آواز بمشکل وانیہ سن پا رہی تھی۔

اور پھر وہ جانے کے لیے اٹھے تھے۔ وانیہ کی طرف دیکھے بغیر انہوں نے کہا تھا۔ "فرحان کو کہہ دینا کہ وہ میری طرف سے ہر شرط سے آزاد ہے۔" اور وہ اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

فرحان ایک ضروری میٹنگ کے لیے دبئی آیا ہوا تھا۔ اسے آئے ہوئے کئی دن ہو چکے تھے۔ دو دن بعد میٹنگ تھی اور اسکے بعد اسکا دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کا پلان تھا۔ کافی دوست دبئی میں رہتے تھے اور کچھ پاکستان سے آ چکے تھے۔ وہ ہر دفعہ اسی طرح آتا تھا اور یہ دن اسکی زندگی کے بہترین دن ہوتے تھے لیکن اس دفعہ کچھ مختلف تھا۔

ایک عجیب بے چینی اور بے کلی تھی۔ میٹنگ کی ٹینشن نہیں تھی، کچھ ادھورا پن تھا۔

اس کے دوستوں کا گھومنے کا پلان تھا، انہیں نے اسے بلایا تھا۔ لیکن وہ طبیعت خراب ہے کہہ کر نہیں گیا تھا اور اکیلے ساحل پر آ گیا تھا۔ اسے کچھ وقت چاہیے تھا اپنے ساتھ۔

ٹھنڈی ریت پر چلتے بار بار اسکا خیال ایک ہی طرف جا رہا تھا، ایک ہی نام بار بار اسکے ذہن میں آ رہا تھا۔ سب کچھ تھا، سب ساتھ تھے، لیکن اسے ایک وہی شخص چاہیے تھا۔ وہ جتنا اسکو ذہن سے جھٹک رہا تھا، اتنا ہی بار بار اس کا چہرہ اسے یاد آ رہا تھا۔ ایک ہی نام بس، وانیہ۔

www.kitabnagri.com

وہ اس سے دور تھا لیکن اس کا خیال اس کے ساتھ تھا۔ وہ اسے مس کر رہا تھا، نہیں بلکہ اسے لگ رہا تھا وہ خود میں سے کوئی چیز مس کر رہا ہے۔ وہ اس کے لیے اتنی ضروری ہو چکی تھی، اسے خود اب اندازہ ہو رہا تھا۔ یہ انکشاف خود اس پر اسی وقت ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی شادی اسکی پسند سے نہیں ہوئی تھی۔اس کے بابا نے اسے شیر زنہ دینے کا کہہ کر زبردستی کروائی تھی۔اس نے بھی زیادہ مزاحمت نہیں کی تھی۔اس کے لیے شادی کوئی بہت بڑی بات نہیں تھی۔اس نے اپنے ارد گرد اتنے واقعے دیکھے تھے کہ شادی ہوئی، طلاق ہوئی اور سب ختم۔اسے تو شادی کا صحیح معنی بھی نہیں پتہ تھا، نہ محبت کا۔وہ خود کو ان چیزوں کے لیے تیار نہیں سمجھتا تھا اور اس سب میں جب اسے شادی کے لیے بولا گیا، تو وہ مان گیا تھا۔ان کی سوسائٹی میں شادی کوئی بہت بڑی چیز نہیں تھی۔اس نے بھی کچھ عرصے بعد وانیہ کو چھوڑ دینا تھا۔

لیکن اسکی وانیہ کے ساتھ دوستی، محبت، یہ رشتہ، یہ کہیں اس کے پلان میں نہیں تھا۔

"آہ زندگی کب کسی کے پلان کے مطابق چلتی ہے۔"

اسے کب احساس ہوا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔اسے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ محبت ہوتی کیا ہے۔ اسے وہ دن، وہ لمحہ اچھے سے یاد ہے۔وہ بھول بھی کیسے سکتا تھا۔وہ دور سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا اور ساتھ سوچ رہا تھا۔

رات کے تقریبا ایک بجے ہوئے تھے اور وہ اسے کوئی قصہ سنا رہا تھا۔دونوں زمین پر بیٹھے ہوئے تھے، وانیہ کو زمین پر بیٹھنا پسند تھا اور اس کی وجہ سے وہ اکثر اسکے ساتھ زمین پر بیٹھا ہوتا تھا۔ساتھ دونوں پزا کھا رہے تھے۔اس کی کسی بات پر وہ زور سے ہنس رہی تھی۔ ہلکے گلابی رنگ کا سادہ سے جوڑا پہنے اور بال

Posted On Kitab Nagri

کھولے، وہ ہنسی جارہی رہی تھی۔ اسکے کھلے بال اس نے بھی بہت کم دیکھے تھے، شاید وہ نہا کر آئی تھی، اس لیے کھلے تھے۔ ساتھ وہ کوئی اور جملہ بول دیتی اور ساتھ ہنستی جاتی۔ وہ اپنی ہنسی میں گم تھی اور وہ اس میں گم ہو چکا تھا۔ وہ خوش تھی اور اسے یہ دیکھ کر سکون مل رہا تھا۔ کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کی خوشی آپ کو پر سکون کر دے۔ وہ یک ٹک اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ پہلی دفعہ اسکے دل سے دعا نکلی تھی کہ وہ ایسے ہی خوش رہے۔ اس نے آج تک کبھی کسی کے لیے ایسے خاموشی سے دعا نہیں کی تھی۔ یہ سب اس کے لیے بہت نیا تھا۔ زندگی میں اس نے کبھی ایسے جذبات محسوس نہیں کیے تھے۔ کتنا دل چاہا تھا اس کا اس لمحے کہ اسے اپنی بانہوں میں لے لے اور دنیا کی ہر تلخ چیز سے سے دور رکھے، اپنے رشتے کی اس تلخ حقیقت سے چھپا لے۔ اسے بتائے کہ اسکی خوشی اسکی اپنی ذات کے لیے کتنی ضروری ہو چکی ہے، لیکن اسے نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔ ابھی وہ خود کو اس سب کا حقدار نہیں سمجھتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اب وہ خاماں خراماں ننگے پاوں ریت پر چل رہا تھا۔یہ واک کی عادت بھی تو اسے وانیہ سے پڑی تھی۔ وانیہ کو واک کرنا پسند تھا اور وہ ہمیشہ اسکو بھی اپنے ساتھ گھسیٹ لیتی تھی۔اور پھر وہ گھنٹوں چلتے رہتے اور دنیا جہاں کی باتیں کرتے رہتے۔

سورج غروب ہو رہا تھا،ہر طرف ایک سکون پھیل رہا تھا،جسکو وہ اپنے اندر بھی محسوس کر پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ وہ مسکرا رہا تھا۔ کتنا حسین ہوتا ہے محبت کا یہ احساس۔ اسنے اپنے ارد گرد ہر طرح کی لڑکیاں دیکھی تھی۔ بہت حسین بھی، بہت بولڈ بھی، بہت سی اس سے محبت بھی کرتی تھی، لیکن جو مکمل اور سکون وہ وانیہ کے ساتھ محسوس کرتا تھا وہ پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ شاید یہی نکاح کی برکت ہوتی ہے۔

اس نے حسین سے حسین لڑکیاں بھی دیکھی تھی، لیکن وہ ان کی طرف مائل نہیں ہوا تھا۔ وہ مائل اس کی طرف تب ہوا تھا جب وہ بالوں میں تیل لگائے، ان کا اونچا جوڑا بنائے، شلوار قمیض میں ڈوپٹہ کسے، جھاڑو پکڑے کمرے کی صفائی کر رہی تھی۔

"پاؤں اوپر کرو، جھاڑو لگانا ہے۔"

"میڈ ہے نہ، لگا لی گی۔ تم کیوں کر رہی ہو آخر۔" اس نے کوئی دسویں دفعہ اسے منع کیا تھا۔

"اور اگر میں کر دوں گی تو کیا ہو جائے گا۔" وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسکے سامنے کھڑی تھی۔ "ویسے بھی جتنے اچھے سے میں کروں گی کوئی اور تھوڑی نہ کر سکتا ہے۔"

"اچھا بھئی تم جیتی، مجھے کام کرنے دو۔"

"ایک پاؤں اوپر کرنے کو کہا ہے، وہ تو کریں، نہیں تو میں نے جھاڑو پکڑا دینا ہے۔" اور اس نے وہی جھاڑو اسکی ٹانگوں پر مارا تھا۔

اسے کچھ دن پہلے کا منظر یاد آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں شاپنگ پر جارہاہوں، چلو گی؟"اور وہ ہر جگہ تقریباًاس کے ساتھ ہی جاتا تھا۔

"ہاں۔بس مجھے دو منٹ دیں،میں ابھی تیار ہو کر آئی۔"وہ فوراً ایکسائیٹڈ ہو کر اٹھی تھی۔

اور جتنی دیر میں فرحان نے اپنی چیزیں اٹھائی تھی وہ آگئی تھی۔

"چلیں۔"

"تم اس طرح جاؤ گی میرے ساتھ؟"فرحان نے اسکو سر تا پیر گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"اس میں کیا مسلہ ہے؟"اس نے اپنے عبایہ کو دیکھتے کو کمال ڈھٹائی سے کہا تھا۔

"تم ایسے نہیں جاسکتی میرے ساتھ۔"

"چلیں ٹھیک ہے۔آپ مال پہنچے پھر،میں ٹیکسی میں آجاتی ہوں۔"اس نے شرارت سے کہا تھا۔

"اچھا بھئی چلو۔"اور فرحان نے بس اپنا سر دیوار میں نہیں مارا تھا۔""

اس بار وہ اونچا ہنسا تھا۔ارد گرد لوگ دیکھے تو پاگل سمجھے،شاید یہی محبت ہوتی ہے۔چلتا چلتا وہ تھک گیا تھا تو ایک بنچ پر آکر بیٹھ گیا تھا۔ہر طرف اب اندھیرا پھیل رہا تھا۔

وانیہ کو اپنی امی کی طرف گئے ہوئے دو دن ہو گئے تھے اور وہ اسے مس کر رہا تھا۔رات کے تین بجے اس نے اس کے گھر کے نیچے گاڑی پارک کرتے ہوئے اسے کال کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کر رہی ہو؟"

"ظاہری سی بات ہے سو رہی ہوں۔" اس نے نیند میں ڈوبی آواز میں خفا انداز میں کہا تھا۔ دو دن اس سے اچھے سے بات نہیں ہوئی تھی۔

"اچھا جلدی نیچے آو"!

"کیوں؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا، نیند کا تو شائبہ تک نہ رہا تھا۔

"میں نیچے انتظار کر رہا ہوں۔ آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔"

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا! ٹائم دیکھا ہے؟"

اب اس ٹائم جانے میں کیا مسلہ ہے؟"

"اگر امی ابو کو پتہ چل گیا تو؟"

فرحان نے ایک جاندار قہقہ لگایا تھا۔ "میں تمہارا بوائے فرینڈ نہیں ہوں جسکے ساتھ جانے میں تم ڈر رہی ہو۔ تم شاید بھول رہی ہو، ہمارے درمیان ایک اور رشتہ بھی موجود ہے۔" اور بہت کم وہ اس دوسرے رشتے کا ذکر کرتے تھے۔

"اچھا نہ آ رہی ہوں۔" اور وہ چادر اوڑھتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ایک آئس کریم پارلر کے سامنے گاڑی میں بیٹھے اپنے آڈر کا انتظار کر رہے تھے۔ باتوں باتوں میں فرحان اسے چھیڑتا ہوا اسکے ہاتھ کے سائز پر آیا تھا۔

"ہوں، ہاتھ دیکھو تمہارے چھوٹے چھوٹے سے۔"

"کہاں چھوٹے ہیں، اتنے بڑے تو ہیں۔" اس نے دونوں ہاتھوں کو فرحان کے سامنے کیا تھا۔ "آپ کے ہاتھ سے کوئی انیس بیس کا ہی فرق ہو گا۔"

"ادھر دیکھاو، ابھی دیکھ لیتے ہیں۔" اور اس نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اس کے ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر بالکل سیدھی کر کے رکھی تھی جیسے ناپ رہے ہوں۔

"" "دیکھا میں نے کہا تھا نہ تھوڑا ہی فرق ہے۔"

"ہاں لیکن پھر بھی ہیں تو میرے سے چھوٹے ہی نہ۔" دونوں کے ہاتھ ابھی تک ایک دوسرے کے اوپر تھے۔ فرحان نے کسی سحر میں آہستہ سی اپنے ہاتھ کی انگلیاں اس کے ہاتھ میں فولڈ کی تھی۔ اس کی وجہ اسے بھی سمجھ نہیں آئی تھی بس وہ یک ٹک اسکے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے وانیہ نے بھی اپنی انگلیاں فولڈ کی تھیں، کہ اب دونوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھسی ہوئے تھی۔

"ہمارے ہاتھ کتنے فٹ ہوتے ہیں ایک دوسرے میں۔" بے خیالی میں فرحان نے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وانیہ کی دل کی بیٹ مس نہیں ہوئی تھی،دل بند ہو گا تھا۔پہلی دفعہ فرحان نے اسکا ہاتھ اس طرح پکڑا تھا۔اور وہ محسوس کر سکتی تھی کہ یہ عام دوستانہ طریقے سے ہاتھ نہیں پکڑا تھا اس نے۔کاش وقت رک جاتا اس لمحے،لیکن وہ وقت ہی کیا جو رک جائے۔

اچھا اب ہاتھ تو چھوڑو۔"پہلے وانیہ اس سے باہر نکلی تھی۔

"کیوں تمہیں شرم آرہی ہے؟"فرحان نے اسے تنگ کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کیا تھا۔

"اب میں تم سے شرماوں گی؟"وہ بھی وانیہ تھی۔

"پھر میں نہیں چھوڑ رہا۔"اس نے اپنی گرفت اور مضبوط کی تھی۔

" کبھی تو چھوڑنا پڑے گا نہ۔"اس نے ذو معنی کہا تھا۔آنکھوں میں ہلکی سی نمی آگئی تھی۔اور فرحان اسکا مطلب فورا سمجھ گیا تھا۔

"نہیں چھوڑوں گا۔"اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔اس کی آنکھیں بھی گیلی تھیں۔

" کبھی بھی نہیں؟"وانیہ نے جذبات سے بھری آواز میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کبھی بھی نہیں۔" اور کیا نہیں تھا اس لمحے میں۔ بن کہے دونوں سب کچھ کہہ گئے تھے۔ آنکھوں سے اقرار محبت کیسے کرتے ہیں کوئی ان دونوں سے پوچھے۔

اور ایک دفعہ پھر اس نے خود پر لعنت بھیجی تھی کہ کس منحوس گھڑی میں اس نے وانیہ سے کہا تھا کہ ہم اچھے دوست بن کر رہے گے، سارا معاملہ حل ہونے کے بعد ہم راہستہ الگ کر لیں گے، کیا اب وہ اتنی آسانی سے دوبارہ یہ الفاظ کہہ سکے گا۔ اس کے تو سوچ کر ہی رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

اس نے ایک ٹیکسی کو روکا تھا اور ہوٹل واپس چلا گیا تھا۔ ہوٹل میں کمرے میں پہنچ کر صوفے پر تقریبا گرتے ہوئے اس نے آخر کار وانیہ کا نمبر ملایا تھا۔

"کیا کر رہی تھی؟"

"نماز پڑھنے لگی تھی۔" صوفے پر بیٹھے، ڈوپٹے کے ہالے میں اس کے چہرے پر وضو کے پانی کی بوندیں دمک رہی تھیں۔

"میرے لیے بھی دعا کرو گی؟"

"ضرور۔"

اور یہ احساس کتنا خوبصورت ہوتا ہے کہ کوئی آپ کے لئے دعا کرے، رب کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے آپ کا ذکر کرے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو؟سب ٹھیک ہے؟"

"ہاں سب ٹھیک ہے لیکن کچھ عجیب ہے۔"

"کیا؟"

"یہ نہیں سمجھ آ رہا۔"

چند لمحے خاموشی رہی تھی۔وانیہ اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔

"سنو،"

"ہوں،"

"تم دبئی آسکتی ہو؟"آخر کار اس کے لبوں پر وہ تمنا آگئی تھی جس نے اسے بے چین کر رکھا تھا۔

"کب آوں؟"

"ابھی آجاو؟"

"اچھا آجاتی ہوں۔"اور وہ ہنس دی تھی۔اور فرحان بھی اپنی اس بے تکی فرمائش پر ساتھ ہنسنے لگا تھا۔
کچھ دیر بات کر کے فرحان سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور وہ پانچ گھنٹوں بعد دبئ کے ہوٹل کی لابی میں کھڑی تھی۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اسکی زندگی میں کوئی ایسا شخص آئے گا، جسکی ایک کال پر وہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آجائے گی۔

اسنے فون پر فرحان کا نمبر ملایا تھا۔دوسری بیل پر ہی کال اٹھالی گئی تھی۔

"کتنی دیر میں ہوٹل کی لابی میں پہنچ سکتے ہو؟"اس نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہا تھا۔

"دو منٹ میں۔کیوں؟"وہ آرام سے ہوٹل کے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔

"پہنچو پھر۔"اور اس کی ایکسائیڈ منٹ اس کی آواز سے نظر آرہی تھی۔

"ڈونٹ ٹل می۔"اور فرحان بجلی کی رفتار سے بستر سے اٹھا تھا۔اسکی آنکھوں حیرت سے کھل گئی تھیں۔

"اب ادھر ہی بولتے رہو گے یا آو گے بھی۔"اس نے جاندار قہقہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

اور ٹھیک دو منٹ بعد وہ تقریبا بھاگتا ہوا، لوگوں کے درمیان میں سے اپنا راہستہ بناتے ہوئے اسکی طرف آرہا تھا۔اور آتے ساتھ اسے گلے سے لگا کر تقریبا اٹھالیا تھا۔

"آف مجھے نہیں پتہ تھا تم واقعی ہی آجاو گی۔"

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں میری ضرورت تھی، میں کیسے نہ آتی۔" وانیہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اف، یو آر دا بیسٹ تھینگ ہیپنڈ ٹو می۔" اس نے اسے دوبارہ گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیسے اسے بتائے کہ وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر کتنا خوش تھا۔

اور اسکی اس ایک سمائل کے لیے ایک ملک سے دوسرے ملک آنا بھی وانیہ کے لیے چھوٹی بات تھی۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم میرے پاس ہو۔" اور وہ صرف اسے دیکھ کر ہنسی جارہی تھی۔اسکی خوشی کو انجوائے کررہی تھی۔

"اف تمہاری سوچ ہے میں کتنا خوش ہوں۔ پورا دبئی گھوماوں گا تمہیں، اتنی جگہیں ہیں یہاں جہاں ہم جائے گے۔بس کل سے میں فارغ ہوں۔اور میرا سارا ٹائم تمہارا۔" اور وہ خوشی سے اسکے دونوں بازو تھامے بولی جارہا تھا۔

"اچھا اچھا چلیں گے، اب ادھر کھڑے ہی ساری باتیں کرنی ہیں یا کچھ کھلاوں گے بھی۔ جلدی جلدی میں کچھ کھایا بھی نہیں۔""""

"او، سوری سوری۔ میں نے سوچا ہی نہیں۔ چلو چلیں سامان رکھتے ہیں تمہارا پھر زبردست سا لنچ کرتے ہیں۔" اور وہ اسکا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن فرحان کی میٹنگ تھی اور وہ بہت اچھی رہی تھی۔اسے وہ کانٹریکٹ مل گیا تھا۔وہ بہت خوش تھا۔اگلا پورا ہفتہ وہ فرحان کے ساتھ دبئی میں گھومی تھی، کبھی وہ دوں وں اکیلے اور کبھی اسکے دوستوں کے ساتھ۔لیکن اپنے دوستوں کے ساتھ ہو کر بھی اسکے ساتھ ہوتا تھا۔ہر لمحہ وہ اسکی توجہ کا مرکز ہوتی تھی۔وہ اسکی چھوٹی چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا،اسے عزت دیتا تھا،ان چیزوں کا خیال کرتا تھا جس سے وہ انکمفرٹیبل ہوتی تھی تو باقی بھی اس چیز کا خیال کرتے تھے۔

دبئی میں گزرا اس کا یہ ہفتہ اسکی زندگی کا بہترین ہفتہ تھا۔ہر غم، ہر فکر سے آزاد وہ فرحان کے ساتھ تھی اور یہی اس کے لیے سب سے بڑی بات تھی۔

آج فرحان کے ایک دوست نے انہیں کلب میں پارٹی دی تھی۔اسکا جانے کا بالکل دل نہیں تھا، لیکن وہ فرحان کے اسرار پر آگئی تھی کہ بس دس منٹ رکے گی اور چلی جائے گی۔کلب میں فرحان نے اسکو ایک کونے میں بٹھایا تھا۔اسکے سارے دوست ڈانس فلور پر جا چکے تھے۔پہلے وہ اسکے ساتھ بیٹھا رہا تھا، پھر اسکے دوست اسکو بھی کھینچ کر لے گئے تھے۔

تھوڑی دیر تو وہ ادھر ادھر دیکھتی رہی تھی۔ایک دو لوگ بھی اسکے پاس آئے تھے۔ویٹر ڈرنک لے کر بھی آرہے تھے۔اسے کوفت ہورہی تھی اس ماحول سے۔وہ آتو گئی تھی مگر اب مزید بیٹھنا اسکے لیے

Posted On Kitab Nagri

مشکل ہو گیا تھا۔وہ اٹھی تھی کہ فرحان کو بتا کر نکل جائے گی۔وہ تو دور دور تک نظر نہیں آرہا تھا۔اسکو ڈھونڈتے ہوئے وہ ڈانس فلور تک گئی تھی۔

ڈانس فلور پر ایک فرحان کی شکل کا شخص اسے نظر آیا تھا۔وہ کسی لڑکی کی کمر پر ہاتھ رکھے ڈانس کر رہا تھا۔یہ اس کا فرحان تو نہیں تھا۔اسے دیکھ کر افسوس ہوا تھا۔یہ اسکا فرحان تو نہیں ہو سکتا تھا۔مانا کہ دونوں کی کوئی کمٹمنٹ نہیں تھی لیکن ایک ان کہا وعدہ تو تھا۔

فرحان نے اسکی طرف دیکھا تھا۔اور وہ اس لڑکی کو چھوڑ کر اسکی طرف آنا شروع ہوا تھا۔نہیں یہ اسکا فرحان ہی تھا، جس کے لیے ہر چیز غیر اہم ہو جاتی تھی جب وہ اسکے سامنے آتی تھی۔وہ اسکی طرف چل کر آرہا تھا۔وہ چلتے چلتے لڑکھڑایا تھا۔وہ ایک مرتبہ پھر لڑکھڑایا تھا۔

اور تب وانیہ کو اسکی لڑکھڑاہٹ کا احساس ہوا تھا۔آنسو ابل ابل کر آنا شروع ہو گئے تھے۔وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔لیکن ٹانگیں ساتھ نہیں دے رہی تھی اور نظریں بس سامنے سے آتے لڑکھڑاتے فرحان پر تھیں۔وہ اب اسکے سامنے کھڑا تھا۔اس نے اپنے ڈوبتے ہوئے یقین کو بچانے کے لیے نا جانے کس آس میں پوچھا تھا۔

"آر یو ڈرنک ؟"اس نے شاک کی حالت میں پوچھا تھا کہ شاید وہ کہہ دے نہیں اور یہ سب اسکی غلط فہمی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ دوستوں نے۔" اور بس اس نے اتنا ہی سنا تھا اور وہ مڑ گئی تھی۔

لوگوں کے ہجوم میں سے راہستہ بناتے وہ باہر کی طرف بھاگی تھی۔ فرحان اسکے پیچھے آرہا تھا لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ان کے درمیان شادی کے شروع میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ جب تک وہ ساتھ ہیں وہ ڈرنک نہیں کرے گا۔ اتنا مان تھا اسے اسکے وعدے پر۔ اتنا یقین تھا اسے۔ اسکا یقین ٹوٹا تھا۔ اسکا بھروسہ ٹوٹا تھا۔ اور اگر کوئی پوچھے کہ بھروسہ ٹوٹنے کی آواز کیسی ہوتی تو وانیہ قریشی بتا سکتی تھی۔

فرحان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔ وہ چھڑوا کر آگے نکل گئی تھی۔ آخر کار وہ کلب سے باہر آگئی تھی۔ تیز تیز چلنے کی وجہ سے اسکا سانس پھول چکا تھا۔

فرحان نے پھر اسے روکنے کے لیے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اس بار وہ رکی تھی۔ اس کی طرف مڑی تھی اور ایک زناٹے دار تھپڑ اسکی گال پر مارا تھا۔

"اس حالت میں میرے پیچھے آنے کی زحمت نہ کرو تو بہتر رہے گا تمہارے حق۔" وہ اس حلق کے بل چلائی تھی اس پر۔

"وانیہ"!

"بھاڑ میں جاو۔" اس نے چیخ کر کہا تھا۔ اور وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔ اور اس دفعہ فرحان پیچھے نہیں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بار بار اسکا منظر دھندلا رہا تھا۔ بار بار وہ آنکھیں صاف کرتی تھی۔ جینز کے اوپر کرتہ، ساتھ سنیکرز پہنے اور اپنے سکارف لپیٹے وہ بس چلی جارہی تھی۔ کہاں جارہی تھی، کہاں جانا چاہ رہی تھی یہ اسے بھی نہیں پتہ تھا۔ بس وہ اس سب سے دور جانا چاہتی تھی۔ کہاں پھس گئی تھی وہ۔

بالآخر وہ چلتے چلتے تھک گئی تھی۔ سڑک کے ایک کنارے ایک بنچ پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔ لوگ سامنے سے گزر رہے تھے۔ اپنی رفتار میں سب چلے جارہے تھے۔ کسی کو نہیں پتہ تھا کہ ادھر ایک وانیہ قریشی بھی تھی جس کا دل ٹوٹا تھا۔ بس دبئی کا وہ آسمان ان دو دلوں کے ملنے کا اور اب بچھڑنے کا گواہ تھا۔

اسنے ٹانگیں بنچ کے اوپر رکھ لیں تھی اور اپنے بازوانکے ارد گرد لپیٹ لیے تھے۔ ساتھ بس بنا آواز آنسو بہہ رہے تھے۔

اسلام علیکم !

Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"وہ کیوں، اسکے ساتھ کیوں، اسے ہی کیوں ملا۔"اس نے ہر قسم کا سوال کیا تھا خود سے۔ پوری رات وہ سوچتی رہی تھی اور سامنے بس لوگوں کو دیکھتی رہی تھی۔ کتنے لمحے بیتے تھے، کتنی گھڑیاں بیتی تھیں، کب سورج کی کرنیں نکلنا شروع ہوئی تھی، اسے نہیں پتہ۔ وہ بھی کسی کی لاڈلی اولاد تھی جس نے پوری رات دبئی کے ایک بیچ پر روتے ہوئے گزار دی تھی۔

بالآخر وہ اٹھی تھی۔ اور ایک ٹیکسی کو روکا تھا اور ہوٹل چلی گئی تھی۔

فرحان ہوٹل کے کمرے میں نہیں تھا۔ اور کہاں تھا وانیہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ پتہ تھا کہ کسی دوست کے ساتھ اسکے گھر چلا گیا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

وانیہ نے بیگ میں اپنا سامان ڈالنا شروع کیا تھا۔وہ جلد از جلد اس سب سے دور جانا چاہتی تھی۔

اس کی پیکنگ تقریبا ہو چکی تھی جب فرحان کمرے میں آیا تھا۔

"وہ میں دوست کے ساتھ اسکے گھر چلا گیا تھا۔وہی رہا تھا رات کو۔"وہ آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

وانیہ نے رات انگاروں پر گزاری تھی اور وہ آرام سے سو کر آیا تھا۔

اس نے صرف ایک نظر اسکو دیکھا تھا بس اور واپس بیگ میں چیزیں ڈالنے لگ گئی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"جہنم میں۔"اس نے غصے سے بولا تھا۔

اور ایک دم سے فرحان کو کل رات کے سارے منظر یاد آ گئے تھے۔

اس کا کلب جانا،ڈرنک کرنا،ڈانس کرنا،ان دونوں کی لڑائی اور وہ ایک جھٹکے سے صوفے سے اٹھا تھا۔

"میری بات سنو۔"

"کیا بات سنو میں تمہاری۔ہاں کونسی بات سنو میں تمہاری۔"وہ اس پر چیخی تھی۔جب وہ اس سے کوئی فیلیگنز نہیں چھپاتی تھی تو پھر غصے کو کیسے چھپاتی۔

"ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔"اس نے قریب آ کر اسے دونوں کندھوں سے تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوراس نے اسکے دونوں ہاتھ جھٹک دیے تھے۔

"آخر ہم بیٹھ کر کیا بات کر لیتے ہیں۔"غصے سے اسکی آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔

"میں نے جان بوجھ کر ڈرنک نہیں کیا تھا۔دوستوں نے پلادی تھی۔"

وانیہ نے ٹیبل پر پڑے گلاس کو بیڈ کی طرف پھینکا تھا۔ایک چھناکے سے وہ ٹوٹ گیا تھااور اسکی کرچیاں پورے کمرے میں پھیل گئی تھیں۔

"جان بوجھ کر نہیں،مائی فٹ۔دوستوں نے پلادی۔آپ تو دوسال کے بچے ہیں نہ۔دوستوں نے پلادی تھی اور آپ نے پی لی۔"

غصے کی شدت سے اب وہ رونے لگی تھی اور وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

کچھ دیر دونوں اپنی اپنی جگہ ساکت رہے تھے۔جیسے وقت رک گیا ہو۔اور پھر اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔"آئی کانٹ۔"وہ آنسوؤں کے درمیان بنا آواز کے ہونٹوں کو جنبش دیے بس یہی کہہ سکی تھی۔صدیوں کا دکھ اور تھکاوٹ تھا ان میں۔

"وانیہ۔"

اور فرحان اسکی طرف بڑھا تھا۔اسکا پاؤں کانچ کے ایک ٹکڑے پر آیا تھا اور درد سے اسکی کراہ نکلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب یہ کیا کیا ہے۔" سارا غصہ ایک لمحے میں ہوا تھا۔ وانیہ اسکی طرف آئی تھی۔ اسکو سہارا دے کر صوفے پر بٹھایا تھا۔ "دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے۔" چیخ وہ ابھی بھی رہی تھی اس پر۔

اسکے سامنے نیچے زمین پر بیٹھی تھی۔ اسکا پاوں اپنی گود میں رکھا تھا۔ اسکے پاوں سے شیشے کا ٹکڑا نکالا تھا۔ اسکی پٹی کی تھی۔ اور ساتھ بولی جا رہی تھی "حد کرتے ہو۔"

اور فرحان جسکی آنکھوں میں تکلیف تھی، وہ مسکرا دیا تھا۔ محبت تو تھی اور کہیں بہت اندر تک تھی جو ابھی تک ختم نہ ہو سکی تھی۔

پٹی کر کے وہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگائے وہیں بیٹھ گئی تھی۔ گھٹنوں میں سر دیے وہ رونے لگ گئی تھی۔ کچھ دیر بعد فرحان بھی نیچے آکر اسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے میں ڈرنک نہیں کرتا۔ تم جانتی ہو مجھے، تم چھ مہینوں سے میرے ساتھ رہ رہی ہو۔ اندر باہر جانتی ہو مجھے۔"

"مجھے واپس جانا ہے۔" وانیہ نے سر اٹھا کر سسکیوں کے درمیان بس اتنا کہا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے میں ایسا نہیں ہوں۔ مجھے پلین ڈرنک بولی گئی تھی۔ مجھے نہیں پتہ تھا وہ وائن ہے۔ میں قسم کھا سکتا ہوں۔ میں نے تم سے ملنے سے پہلے بھی کبھی ڈرنک نہیں کی تھی پھر تم سے وعدہ کرنے کے بعد میں کیسے ڈرنک کر لیتا۔"

Posted On Kitab Nagri

مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔"اور اس نے اپنا سر تک نہ اٹھایا تھا۔

"تمہیں میرے پچھلے ریلیشنز کے بارے میں بھی پتہ ہے۔ہماری کوئی کمٹمنٹ نہیں ہے پھر بھی میں تم سے بے وفائی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔اتنا تو بھروسہ ہونا چاہیے تھا تمہیں میرے پر۔"اسکا بھی مان ٹوٹا تھا۔

"مجھے واپس جانا ہے۔"اور اس بار وہ ایک جھٹکے سے اٹھ گئی تھی،ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے تھے،اپنا بیگ بند کیا تھا اور اٹھا کر دروازے کی طرف چل دی تھی۔

"انکل سے آپکی ڈیل کی میں بات کر چکی ہوں۔اسکی فکر نہ کریں۔وہ ختم ہو چکی ہے۔اب ساتھ رہنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔"اور اس نے مڑ کر دیکھا تک نہ تھا کہ اسکی لفظوں کی کاٹ سے اگلے کا دل چھلنی ہو چکا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں چھوڑ آتا ہوں۔"

"جب میں اکیلے آسکتی ہوں تو جا بھی سکتی ہوں۔"اور وہ یہ کہہ کر رکی نہ تھی اور باہر نکل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فرحان کام کے سلسلے میں دبئی میں پھنس گیا تھا۔اس دوران اس نے وانیہ کو بے تحاشا کالز کی تھیں، مگر بے سود۔دو ہفتے بعد وہ واپس آیا تھا اور آتے ساتھ ہی اس کے گھر گیا تھا لیکن اسے یہ کہہ کر واپس بھیج دیا گیا تھا کہ وہ گھر پر نہیں ہے۔

اگلی دفعہ اس نے کسی سے پوچھا نہیں تھا اور وہ سیدھے اسکے کمرے میں گیا تھا۔وانیہ ہر چیز سے لاتعلق بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔شاید اسکی آواز سن چکی تھی،اسکے قدموں کی چاپ پہچان چکی تھی۔وہ اسکے دروازہ کھولنے پر حیران نہیں ہوئی تھی۔اسے پتہ تھا مزید وہ اسے اووئیڈ نہیں کرسکتی۔بس ایک نظر اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر واپس دیوار کو دیکھنے لگ گئی تھی۔

لیکن اسکو دیکھ کر فرحان کے چہرے پر ایک سکون سا اترا تھا۔اس نے آرام سے دروازہ بند کیا تھا۔نیلی شرٹ کے بازو کہونی تک فولڈ کیے، جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ وہیں کھڑا ہو گیا تھا۔

"میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟"اس نے سختی سے پوچھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وانیہ بھی بیڈ سے اٹھی تھی۔بازو فولڈ کیے تھے۔اپنے اندر موجود ساری ہمت کو جمع کیا تھا۔اور فرحان کے پیچھے کسی غیر مرائی نقطے کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"میں نے دیکھا نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"اچھا۔" فرحان نے سڑ کر جواب دیا تھا۔ وہ دو ہفتوں سے اسے پاگلوں کی طرح کالز کر رہا تھا اور آگے سے یہ جواب۔ اس نے ایک قدم اسکی طرف بڑھایا تھا۔

"اور میرے میسیجز؟" اس نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

"میں بیزی تھی، پڑھے نہیں۔" اس نے بغیر کسی تاثر کے کہا تھا۔

"اچھا۔" مزید سڑ کر جواب آیا تھا۔ ایک اور قدم وہ اسکے قریب آیا تھا۔ "میں گھر بھی آیا تھا۔"

"میں گھر پر نہیں تھی۔"

"اچھا۔ ایک مرتبہ پھر طنزیہ اچھا آیا تھا۔ ایک اور قدم اسکی جانب لیا تھا۔ اب وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔

اور وانیہ کو دبئی کا منظر یاد آیا تھا۔ پھر سے تکلیف ہوئی تھی، جسے اس نے اپنے اندر اتارا تھا۔ وہ ابھی کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔ اپنے اعصاب پر کنٹرول رکھ کر آج ساری بات کرنی تھی۔

"میں فیصلہ کر چکی ہوں۔" اب اس نے نظریں غیر مرائی نقطے سے ہٹا کر فرحان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔ "میں خلع لے رہی ہوں۔"

"ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟" اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

"میں نے جو کہنا تھا میں کہہ چکی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہم الگ ہونے کی بات کر رہے ہیں۔" اس نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔"

اور اس دفعہ وہ ایک اور قدم اسکے قریب آیا تھا۔ اسے دونوں بازوں سے تھاما تھا۔ وہ اسکی وانیہ تھی۔ وہ جتنا بھی ظاہر کر لے کہ اسے فرق نہیں پڑتا، وہ اسکے آر پار دیکھ سکتا تھا۔

"کیا حال بنایا ہوا ہے اپنا۔" اس نے اسکی سوجھی ہوئی آنکھوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے اپنائیت سے بھرے لہجے میں افسوس سے کہا تھا۔ اس کے شکن زدہ کپڑے، سوجھی ہوئی آنکھیں، بے ترتیب بندھے بال، اسکے اندر چلتے ذہنی عذاب کی عکاسی کر رہے تھے۔

اتنی اپنائیت تھی ان لفظوں میں۔ وہ اس سے خلع مانگ رہی تھی، اور اسے اسکی فکر تھی، اس بات کی پرواہ کہ وہ روئی ہے اور وہ اسکی وجہ سے روئی ہے۔ اس نے تو اسے خوشیاں دینی تھی پھر وہ کیسے اس کی اس حالت کا ذمہ دار ہو گیا تھا۔

"بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔" اس نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا تھا۔ وانیہ جانے کے لیے اٹھی تھی۔ فرحان نے آنکھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا تھا، اور وہ کسی روبوٹ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔

"میں فیصلہ کر چکی ہوں۔ انکل بھی اپنی ڈیل ختم کر چکے ہیں۔" اس نے بے تاثر لہجہ میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہمارا یہ رشتہ صرف اس ڈیل کی وجہ سے تھا؟" اس کے لفظوں نے اسکے دل کو زخمی کیا تھا۔ "خدا گواہ ہے کہ ہم دونوں کے ساتھ گزرے وقت، ہماری محبت میں ڈیل کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔"

"آج نہیں تو کل الگ ہونا ہی ہے تو آج کیوں نہیں۔" اس نے بات کاٹی تھی۔ "ختم کرتے ہیں اس قصے کو۔" اپنے اندر چلتے طوفان کو اس نے اپنے اندر اتارا تھا۔

اور فرحان خاموش ہو گیا تھا۔ وہ بس حیرانی اور افسوس سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کتنی آسانی سے وہ یہ سب کہہ رہی تھی۔ اس نے ایک گہری سانس لی تھی۔ یہ اسکی وانیہ نہیں تھی۔

"یہ مجھے فرق نہیں پڑتا ہے کی ایکٹنگ میرے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ کتنا مان تھا ان لفظوں میں۔ بیک وقت اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی اور لبوں پر مسکان۔ وہ کس سے جھوٹ بول رہی تھی، وہ جو اسے خود سے بھی زیادہ جانتا تھا۔

فرحان صوفے پر ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا تھا۔ بازو اس نے صوفے کی بیک پر لمبا کر کے رکھ لیا تھا۔ چند سیکنڈز بعد وانیہ بھی اسکے قریب ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے بازو پر اپنا سر رکھا تھا۔ "آف یہ شخص اسے کتنا عزیز تھا، کیا وہ رہ سکے گی اسکے بغیر۔"

وہ اپنے انگوٹھے کے ناخن سے کھیلتی رہی اور وہ اس کے بالوں سے، جواب کھل چلے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"فرحان تم جانتے ہو، یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔اگر آج بھی ہم پہلی رات کی طرح صوفے کے کونوں پر بیٹھے ہوتے تو شاید آسان ہوتا، مگر اب نہیں ہے۔"

قطرہ قطرہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔وہ جو کسی کے سامنے روتی نہیں تھی وہ اس کے سامنے اپنے آنسوؤں کو صاف کرنے کی بھی زحمت نہیں کرتی تھی۔"میں ٹوٹ رہی ہوں اندر سے۔" اس کے سامنے یہ اعتراف کرتے ہوئے اسے ذرا سی بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی تھی۔"لیکن اگر اب نہ کر سکی تو کبھی نہیں کر سکوں گی۔"وہ بس خاموشی سے اسکے بالوں کی ایک لٹ اپنی انگلی پر لپیٹ رہا تھا۔

"میں نے لائر سے بات کر لی ہے، ہفتے میں پیپرز بن جائے گے۔"

"تمہیں طلاق دے کون رہا ہے؟"فرحان نے سرگوشی میں کہا تھا۔

"فرحان سمجھنے کی کوشش کرو، یہی صحیح وقت ہے اس سب کے لیے۔"

تمہیں طلاق دے کون رہا ہے؟"اس نے ایک مرتبہ پھر کہا تھا،اس دفعہ آواز تھوڑی اونچی تھی۔

"فرحان پلیز سنو تو۔"

اب کی بار اس نے اپنا بازو وانیہ کے نیچے سے نکالا تھا اور اس کی طرف مڑا تھا۔

"پچھلے آدھے گھنٹے سے میں تمہاری بات سن رہا ہوں، لیکن یہ طلاق اور خلع کا لفظ بار بار استعمال نہ کرو۔"اس نے جیسے منت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتا ہوں یہ شادی ہماری مرضی سے نہیں ہوئی، ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے، ہم دو بہت الگ لوگ ہیں اور ہم نے طے کیا تھا کہ ہم الگ ہو جائے گے، لیکن اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاو، کیا ہمیں علیحدہ ہونا یاد بھی تھا۔ جس لمحے ہم ساتھ ہوں، ہم دنیا بھول جاتے ہیں، تو یہ ڈیل کیا چیز ہے۔ یہ ہم دونوں کو بہت پہلے سے پتہ ہے کہ بابا مان چکے ہیں، پھر بھی ہم ساتھ تھے۔" اس نے نرمی سے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھاما ہوا تھا، اور اپنے انگوٹھے سے اسکا ہاتھ سہلا رہا تھا اور وہ بس سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"دبئی میں جو کچھ ہوا میری غلطی ہے۔ میں اسکی ذمہ داری لے رہا ہوں۔ لیکن تم مجھے جانتی ہو میں ایسا نہیں ہوں۔ میں نے زندگی میں دوسری اور آخری دفعہ ڈرنک کیا ہے۔ میں ہمارے معاہدے کے علاوہ بھی ڈرنک نہیں کرتا۔ میں خود کو ڈیفینڈ نہیں کر رہا، نہ یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ سب غلط نہیں ہے، میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے

ہاں اسکو غلط سمجھا نہیں جاتا۔ اب یہ بات تمہیں بری لگی گی، لیکن میں تمہاری طرح ایک پریویلج فیملی میں پیدا نہیں ہوا۔ میری فیملی میں، میرے سرکل میں یہ سب بہت کامن ہے۔ کوئی اسکو غلط سمجھتا ہی نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تو حیرت ہوتی تھی کہ میں کیسے اس ماحول میں رہتے ہوئے بھی ان سب چیزوں سے اتنا دور ہوں۔ لیکن یہ سب اللہ کا پلان تھا، اب سمجھ میں آتی ہیں چیزیں۔ اس نے مجھے تم سے ملوانا تھا اس

Posted On Kitab Nagri

لیے دور رکھا اس سب سے۔" اور فرحان کو خود پر حیرت ہوئی تھی کہ وہ تو ایک زمانے میں اللہ کے پلان پر یقین ہی نہیں رکھتا تھا۔

"بات صرف یہ نہیں ہے، ہم دونوں بہت ڈیفرنڈ ہیں، ہمارے لائف سٹائل، ہماری سوچ، ہم کبھی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔" وانیہ نے اسکے ہاتھوں میں موجود اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اور میں تم سے دوبارہ وعدہ کرتا ہوں، میں اس سب سے دور رہوں گا۔" فرحان نے اسکی بات کاٹی تھی۔" اگلی بار ایسا کچھ ہوا تو تمہیں مجھے چھوڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، میں خود تمہاری زندگی سے چلا جاوگا۔"

"لیکن وانیہ ہمارا رشتہ اس قابل ہے کہ اسے ایک موقع اور دیا جائے۔ ایک بار دوست بن کر ساتھ رہے تھے، اب ایک بار میاں بیوی بن کر دیکھ لیتے ہیں۔ ایک ٹرائی تو بنتی ہے۔"

"رہا سوال مختلف ہونے کا، تو ہاں میں تمہارے ٹائپ کا نہیں ہوں، نہ تم میرے ٹائپ کی ہو۔ لیکن یہ دنیا ہے، ایسا تھوڑی ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو ایک لسٹ دے دی کہ جی ایسا ایسا چاہیے، یہ یہ چیز چاہیے، اس کے علاوہ اگر کچھ ملے تو وہ ریجکٹ ہے۔ اگر اس نے ہم دونوں کو ملوایا ہے، ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت ڈالی ہے، عزت ڈالی ہے، بھروسہ ڈالا ہے، تو کوئی نہ کوئی مصلحت تو ہو گی اسکی۔ اس کے فیصلے پر بھروسہ تو کر کے دیکھو۔ یہ تم سے ہی تو سیکھا ہے میں نے۔"

Posted On Kitab Nagri

اور وہ بس بنا آواز آنسو بہا رہی تھی۔ ہاتھ ابھی تک اسکے ہاتھوں میں تھے۔

"نہ تم خود کو بدلو، نہ میں بدلتا ہوں، لیکن ایک دفعہ ساتھ چل کر تو دیکھے ہیں۔ تھوڑی بہت ایڈ جسٹمنٹ کر لیں گے، لیکن ایک بار کوشش تو کرتے ہیں۔"

فرحان نے نرمی سے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے جدا کیے تھے۔ "اچھے سے سوچ کر فیصلہ کرنا، اور تم جو بھی فیصلہ کرو گی، کوئی اور تمہارے ساتھ کھڑا ہو یا نہ ہو، میں تمہارے ساتھ ہمیشہ ہوں۔ لیکن جو بھی فیصلہ لو اس میں بس یہ نہ ہوں۔" اسنے نرمی سے اپنی انگلی سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا اور وہ واپس جانے کے لیے اٹھا تھا۔

وانیہ نے اسکا بازو پکڑا تھا، اور وہ رک گیا تھا۔ وانیہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور اس کے گلے لگ گئی تھی، اسے کے کندھے پر سر رکھا تھا۔ اور مضبوطی سے اس کی شرٹ کو پکڑے وہ روئے جا رہی تھی۔ اور کیوں یہ اسے خود بھی نہیں پتہ تھا۔

"آئی لو یو۔ آئی لو یو سو مچ۔" ہچکیوں کے درمیان اس نے کہا تھا۔

"آئی نو۔" اور وہ اسی طرح اس کے گلے لگے کھڑی رہی تھی۔ "واہ کیا قسمت ہے، میری بیوی مجھے آئی لو یو اس دن کہہ رہی ہے جس دن میرے سے خلع مانگ رہی ہے۔"

اور وہ روتے ہوئے ہنسنے لگی تھی اور اس کی کمر پر مکا مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب بس بھی کرو، آج ہی ساری ندیاں بہا دینی ہیں۔"اس نے اسے خود سے الگ کیا تھا، دوبارہ اس کے آنسو صاف کیے تھے۔"اچھا بس اب اور نہیں"اس نے بچوں کی طرح اسے بہلاتے ہوئے کہا تھا۔ وانیہ نے ابھی بھی اسکی شرٹ پکڑی ہوئی تھی۔

"اب میں جاوں؟"اس نے اسکے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جس سے اسنے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔"یا آپ بھی ساتھ چلنا چاہتی ہیں؟"

"ابھی نہیں، کچھ وقت چاہیے مجھے۔"

"ٹیک یور ٹائم، آئی ول ویٹ فار یو۔"اور وانیہ نے اسکی شرٹ چھوڑ دی تھی۔

"خیال رکھنا اپنا۔"اور وہ چلا گیا تھا۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

رات کے دو بج رہے تھے۔ وانیہ تہجد پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ جب زندگی میں کچھ سمجھ نہ آئے، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آئے تو ایک دفعہ تہجد میں اپنے رب سے بات کر کے دیکھ لینا چاہیے۔ دو ہفتوں سے وہ اذیت کا شکار تھی۔ خود سے ایک ایسی جنگ لڑ رہی تھی، جس کے دونوں طرف وہ خود ہی تھی۔ لیکن آخری فیصلہ دل کا تھا، جس پر دماغ نے بھی مہر لگادی تھی، اور دل کے سکون نے اسکے رب کی رضامندی کی بھی مہر لگادی تھی۔ بالآخر اس کے اندر چلتا عذاب ختم ہوا تھا۔ وہ جائے نماز سے کافی دیر بعد اللہ تعالی سے ڈھیر ساری باتیں کر کے اٹھی تھی۔ جائے نماز تہ کر کے سائیڈ پر رکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ تعالی میں نے کتنا غلط گمان رکھا تھا آپ سے۔ جس دن سے یہ رشتہ ہوا ہے میں نے صرف یہی سوچا) تھا کہ میری زندگی برباد ہو جائے گی۔ رشتہ ہونے سے پہلے ہی میں نے یہ سوچ لیا تھا کہ یہ شادی نہیں چلے گی۔ ایک منٹ کے لیے اچھے کی امید ہی نہیں رکھی تھی میں نے۔ ایک بار بھی نہیں سوچا کہ جب میں نے زندگی میں شادی کا معاملہ آپ پر چھوڑا تھا تو ہو سکتا یہی میرے لیے بہتر ہو۔ آپ کے پلان پر (بھروسہ ہی نہیں کیا میں نے۔

دو دن پرانے کپڑے تبدیل کیے تھے اسنے، بالوں کو برش کر کے کھلا چھوڑا تھا۔ اسکو اسکے کھلے ہوئے بال پسند تھے۔

)میں نے بس سنا کہ لڑکا ہائی کلاس کا ہے اور فکس ہو گئی کہ وہ برا ہی ہونا ہے۔ یہ تو میں نے اسے جج کیا نہ۔ یہ انسانوں کو جج کرنے کا حق ہمیں کس نے دیا ہے۔ ہمیں کس نے اختیار دیا ہے کی بغیر کسی کو جانے اس پر لیبل لگا دیں کہ یہ اچھا ہے اور یہ برا ہے، یہ نیک ہے اور یہ گناہگار، یہ حق تو اللہ کا ہے۔ اور چند برے تجربات کی بنا پر میں ایک پوری سوسائٹی کو تو برا نہیں کہہ سکتی۔ برے لوگ تو ہر جگہ ہوتے ہیں جیسے اچھے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں۔(

اس نے ہلکہ سا میک اپ کیا تھا۔ اسکے دیے ہوئے ارینگز پہنے تھے۔ کسی اپنے کے لیے تیار ہونے میں کتنا مزا آتا ہے۔ اپنا بیگ اور فون پکڑا تھا اور بڑی سی چادر سر پر لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

(یہ جو ہم ذرا سے نیک لوگ کیا ہو جائے، ہم پوری دنیا کو گناہگار کیوں سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ پیسے والا ہے، پکا حرام کا پیسہ ہے۔ اس کے کپڑے چھوٹے ہیں، یہ تو پکا جہنمی ہے۔ ہو سکتا ہے شاید کسی کا تنہائی میں بہایا گیا ایک آنسو ہماری پوری زندگی کی عبادت سے زیادہ سچا ہو۔ ہم کیوں اللہ اور اسکے بندے کے معاملے میں دخل دیتے ہیں۔)

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھئ۔ کسی اپنے سے ملنے کی بے چینی تھی۔ ایک نیا سفر شروع کرنے سے پہلے والی ایکسائیڈ منٹ، لیکن اب وہ اپنے ہم سفر کے بارے میں پر سکون تھی۔ اور اسکے بارے میں سوچتے ہوئے اسکی آنکھوں کی چمک مزید بڑھی تھی۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

(اور ہم زندگی میں چیزوں کو لے کر اتنا فکس کیوں ہو جاتے ہیں۔ یہی چاہیے بس، ایسی ہی زندگی چاہیے بس۔ سب کچھ ہمارے طریقے کے مطابق ہونا چاہیے۔ یہ چیز نہ ملی تو پھر ہمیں کوئی چیز پسند نہیں۔ ہم یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ وہ بہترین کارساز ہے۔ اس کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔)

اس نے ریس کو مزید دبایا تھا۔ وہ جلد از جلد یہ سفر تمام کرنا چاہتی تھی۔ خالی سڑکوں پر اس نے گاڑی دوڑائی تھی۔ نہ کوئی ڈر تھا، نہ کوئی خوف، بس بے قراری تھی ملنے کی۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی تو چلتے رہنے کا، آگے بڑھنے کا نام ہے۔ اور پھر اللہ اگر ہمیں وہ چیز عطا نہ کرے جو ہمیں چاہیے، بلکہ اس سے بہتر عطا کر دے تو ہم کیوں پچھلی راہ کو چھوڑنے کے غم میں بیٹھے رہیں۔ کیوں نہ خوش دلی سے نئے راہستے پر گامزن ہوں، فراخ دلی سے آنے والے وقت کا استقبال کریں۔ اسکی رضا میں راضی ہوں۔ اپنے لیے نئے راہستے بنائے، جب منزل کا ہمیں پتا ہے تو راہستہ اور طریقے کو بدلنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ چینج سے اتنا ڈرنا نہیں چاہیے۔ اس پر بھروسہ رکھنا چاہیے جو ہماری زندگی میں یہ چینج لایا ہے۔ کچھ تو اسکی مصلحت ہو گی۔)

اور بالا آخر وہ پہنچ گئی تھی۔ گاڑی کو گھر کے سامنے پارک کیا تھا۔ دھڑکتے دل سے فون اٹھایا تھا، اور ایک ہی نمبر کھولا تھا جس پر اسے یقین تھا کہ وہ کوئی سوال و جواب کیے بغیر اسکا ہے۔

اور اسکا یہ رشتہ، جسکا گواہ اسکا رب تھا، اگر یہ اتنا ہی بے معنی ہوتا تو اللہ ہمارے دلوں میں اتنی محبت نہ ڈالتا، اتنی عزت نہ ڈالتا۔ بے شک ہم دو بہت الگ لوگ ہیں لیکن ایک دوسرے کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی چوائسز کو ریسپیکٹ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو اس کی ساری خامیوں اور خوبیوں کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ شاید صرف محبت ہوتی تو وہ یہ رشتہ ختم کر دیتی، لیکن ان دونوں کا آپس کا کنکشن، ان دونوں کی دوستی، وہ اسکی سمجھ سے باہر تھا۔ لوگوں کو سالا سال لگ جاتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھتے اور ایک وہ تھے جو خود سے زیادہ ایک دوسرے کو سمجھتے تھے۔)

Posted On Kitab Nagri

اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائی تھی۔ ڈائل کا بٹن دبایا تھا۔ دوسری ہی بیل پر کال اٹھالی گئی تھی۔

"کہاں ہو؟"

"شریف لوگ اس ٹائم آرام سے سورہے ہوتے ہیں۔" فرحان نے نیند سے جاگی ہوئی آواز میں کہا تھا۔ اف اس کی آواز۔

"آئس کریم کھانے چلو گے؟"

"میں آرہا ہوں۔" اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

"میں نیچے انتظار کررہی ہوں۔"

"بس دومنٹ۔" اور وہ فورا بیڈ سے اٹھا تھا۔

اللہ نے اسکو کتنا پیارا رشتہ دیا تھا۔ اتنا پیارا سا تھی۔ کم از کم یہ رشتہ اس قابل تھا کہ وہ اس کو ایک اور (موقع دیتی۔ وہ گیواپ کرنے والے لوگوں میں سے نہیں تھی اور اتنی جلدی اپنے رشتے پر تو وہ بالکل گیو اپ نہیں کرنے والی تھی۔ وہ مستقبل کے بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتی تھی لیکن حال کے بارے میں ضرور کہہ سکتی تھی کہ وہ اپنے شوہر کے لیے، اپنے دوست کے لیے لڑے گی۔ لڑے بغیر تو کم از کم ہار نہیں ماننے والی تھی وہ۔ اور پھر شاید زندگی کے کسی موڑ پر دونوں کے راہستہ اور منزل بھی ایک ہو جائے۔)

Posted On Kitab Nagri

اور فرحان دو منٹ کیا، ایک منٹ میں ہی ہانپتا کانپتا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ اور وانیہ نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔ زندگی میں ہوتے ہیں کچھ لوگ اس قابل کہ ان کے لیے تھوڑا سا خود کو بدلا جائے، ان کے لیے پگھلا جائے۔

"ڈرا دیا تھا تم نے مجھے۔" فرحان نے اپنی پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان میں کہا تھا۔ "لیکن مجھے ہم دونوں پر پورا یقین تھا۔" فرحان نے محبت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

وانیہ نے اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا تھا۔ "آج بھی بہانے سے پکڑنا ہے؟"

اور فرحان نے فوراً سے پہلے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔ "اب تو چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

اور چند لمحے دونوں اسی لمحے کو محسوس کرتے رہے تھے، بالآخر دونوں کو ایک دوسرے کا ساتھ مل گیا تھا۔ اور پھر فرحان اسکی طرف موڑا تھا۔

"تم مجھے بہت عزیز ہو، میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں میں الفاظ بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہاری ظاہریت سے نہیں تمہاری شخصیت سے محبت کی ہے۔" اس کے دونوں ہاتھوں تھام کر وہ اسکی میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا۔

"نہیں کوشش تو کرو، بیان کرنے کی۔" اس نے معصوم سا منہ بنا کر کہہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ جو پوری محویت سے سب کہہ رہا تھا اسکا ربط ٹوٹا تھا، حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"اب کیا قصیدے پڑھوں تمہارے۔" سارا رومانس ہوا ہو گیا تھا۔

"پڑھنے کی ٹرائی تو کرو۔"

"یار تمہیں اصولاً شرمانا نہیں چاہیے اس وقت۔ حد ہے۔"

"یار اب میں تم سے شرماوں گی؟" اور دونوں کا جاندار قہقہ گاڑی میں گونجا تھا۔

"تم تو مجھے ڈھنگ سے رومانس بھی نہیں کرنے دو گی۔ اب چلو۔" وہ واپس مڑا تھا۔ "سارا موڈ خراب کر دیا ہے۔"

اور وانیہ نے ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔ ایک نئے سفر کی طرف، ایک نئی راہ پر، نئی امیدوں اور امنگوں کے ساتھ، ایک پیارے سے شریک حیات کے ہمنواہ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔